حکیم الامت کی فحش وبیہودہ باتیں

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

حکیم الامت کی فحش و بیہودہ باتیں

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدآنی قادری

ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حکیم الامت کی فحش باتیں

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالعادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

کمپیوٹر رائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایضاً

مطبوعہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غیر مطبوعہ

تاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔27 شعبان المعظم 1425ھ / 13 اکتوبر 2004ء

فہرس

ابتدائیہ

اللہ تبارک و تعالیٰ جلِ شانہ‘ نے انسان کو عقل و شعور اور علم و حکمت سے نوازا اور اپنے محبوب مکرم صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذریعے گم کردہ راہوں کے مسافروں کو دین و ایمان کی منزل سے آشنا کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ‘ کی وحدانیت کا سبق دے کر اور گمراہیت سے نکال کر صراط مستقیم پر چلایا۔ اُسی رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر دُنیا میں بھیجا تا کہ اچھی بُری چیزوں میں تمیز کرنے کے بعد اچھائی کو اپنائے اور بُرائی سے کنارا کش ہو کر اللہ رسول کو راضی کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی سے ہمکنار ہو سکے۔

فحش گوئی دین اسلام میں ایک بہت بُرا فعل سمجھا جاتا ہے۔ کثرت فحش گوئی سے انسان کے اندر کا نور ختم ہو جاتا ہے اور شیطان لعین اُس کے دل میں اپنا مسکن بنا کر بے راہ روی کے رستوں پر بے لگام چھوڑ دیتا ہے اور وہ بلندی کی بجائے پستی کی طرف گرتا جاتا ہے۔ پھر فحش گوئی کرنے والے کے دل میں اتنی حیا بھی نہیں کہ وہ اپنے لفظوں پر دھیان دے سکے بس جو منہ میں آتا ہے کہتا چلا جاتا ہے۔

ایک دن ہم عالم خیال میں رواں دواں پھر رہے تھے کہ اچانک ہمیں ایک جگہ شور سنائی دیا۔ ہم نے راہ چلتے ایک صاحب سے پوچھا کہ یہ کس قسم کا شور ہے وہ صاحب کہنے لگے

ذرا سی دور ایک عالم صاحب تقریر کر رہے ہیں وہاں کا یہ شور ہے۔ ہمیں بھی بھی اشتیاق ہوا کہ جاکر اس جو شیلے جلسے میں شرکت کریں ابھی ہم جلسے کے قریب پہنچے پھر ایک دم شور اُٹھا مجمع ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور بعض لوگ سبحان اللہ! سبحان اللہ کا ورد جاری رکھے ہوئے ہیں جب ہم جلسے کے اندر پہنچے تو دیکھا ایک عالم صاحب جلسے میں لوگوں کو ہنسا ہنسا کر گرما رہے ہیں پھر اچانک یوں گویا ہوتے ہیں۔

"ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا اُسوقت میں حقائق و معارف بیان کروں"۔

اتنا کہنا تھا کہ مجمع سے پھر شور اُٹھا اور معاذاللہ معاذاللہ، سبحان اللہ! سبحان اللہ کے نعرے لگنے لگے اور مجمع نہایت محظوظ ہو کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا ہم نے یہ منظر دیکھ کر کانوں کے ہاتھ لگائے اور عالم خیال سے نکل آئے۔

یہاں پر ہم ایک جماعت کے حکیم الامت کا ذکر کریں گے جو فحش گوئی میں اپنی مثال آپ ہیں جو فحش قصوں کو مزے لے لے کر لوگوں سے داد تحسین وصول کرتے ہیں۔ یہ حکیم الامت اپنی جماعت میں مجدد مانے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو مجدد بھی مانتے ہیں۔ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی اپنے حکیم الامت کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

" شمش العلماء العالمین و بدر الفضلاء الکاملین محی السنت الغراء قامع البدعۃ الظلما امام اہل سنت و الجماعت لبید اہل الکفرۃ والفضلالۃ مولانا

الحافظ المولوی اشرف علی صاحب الحنفی الفاروقی التھانوی الچستی
الصابری النقشبندی القادری السہروردی"

(شہاب ثاقب، ص97)

چنانچہ دیوبندی حکیم الامت اور دیوبندی مجدد وقت کے فحش قصوں کو اکٹھا کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں تاکہ جبہ و دستار کے پیچھے اصل چہرہ بے نقاب ہو جائے اور آپ کو یہ سمجھنے میں دقت نہ ہو۔ اور آپ کو خود محسوس ہو کہ ایسی جماعت سے وابستہ رہ کر کہیں بے سمجھی میں غلط راستے کا انتخاب تو نہیں کر رہے۔ بس آپ ٹھنڈے دل سے سوچ بچار کریں، فیصلہ کرنا تو آپ کا کام ہے۔

یہاں پر یہ بھی بتاتے چلیں کیونکہ دیوبندی جماعت میں یہ قصے ہر دل عزیز ہیں اس لئے تھانوی صاحب نے ان قصوں کو بار بار دہرایا ہے تو الفاظ بھی تھوڑے بہت آگے پیچھے ہو جاتے ہیں لہذا ہم نے جو قصے مکرر آئیں اُن میں تھوڑی بہت الفاظ کی تبدیلی ہے اور جن میں الفاظ کی تبدیلی نہیں اُن کے حوالے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ صرف قارئین کو پتہ چل جائے کہ یہ وہ بیہودہ اور فحش قصے ہیں جو ان کی کتابوں میں درج ہو گئے ہیں ورنہ آپ اندازہ کر سکتے ہیں ان کی کوئی محفل بلا ان قصوں کے مکمل ہوتی نظر نہیں آتی۔

نیاز مند

ابو العادل سید محمد عاقل ہمدانی قادری

حیا ایمان سے ہے

اور

ایمان جنت سے ہے

فحش گوئی سنگ دلی سے ہے

اور

سنگ دلی جہنم سے ہے

آگے بڑھنے سے پہلے تھانوی کے متعلق جو وہ خود اپنے لئے گمان کرتے ہیں اور عوام الناس کو اپنے دیندار وپارسائی کے متعلق بتا کر گرویدہ بنانا چاہتے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

بقول تھانوی، الفاظ منجانب اللہ القاء ہوتے ہیں

تھانوی صاحب ایک ملفوظ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے جو الفاظ ہیں وہ منجانب اللہ القاء ہوتے ہیں"۔

(جدید ملفوظات، ص49، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی، طابع: شعبۂ اشرف العلوم، دارالعلوم کراچی، طباعت: ربیع الاوّل 1409ھ)

تھانوی صاحب کے اس حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ تھانوی صاحب جو الفاظ اپنے منہ سے عوام میں منتقل کرتے ہیں وہ منجانب اللہ القاء کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا جو فحش و بیہودہ باتیں تھانوی صاحب کے منہ سے نکلے وہ معاذاللہ منجانب اللہ القاء ہوئیں۔ استغفر اللہ

ملفوظات و مواعظ تقویٰ کی ترقی کا باعث۔۔۔۔؟

اور دیوبند جماعت کے مرتضی حسن چاندپوری دیوبند لکھتے ہیں۔

حضرت تھانوی کے ملفوظات و مواعظ کا مطالعہ کرتے رہو کہ یہ علم و تقویٰ میں ترقی کا باعث ہوں گے۔

(اکابر علماء دیوبند، ص124، مولوی حافظ محمد اکبر شاہ بخاری، ادارہ اسلامیات، 190-انار کلی لاہور)

مذکورہ بالا حوالوں سے پتہ چلتا کہ بقول تھانوی صاحب کو جو الفاظ القاء ہوتے ہیں وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں اور چاندپوری کے مطابق تھانوی صاحب کے ملفوظات و مواعظ سے علم و تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے یہ تو آپ واقعات پڑھ کر ہی معلوم ہو جائے گا کہ تھانوی صاحب کے یہ الفاظ منجانب اللہ ہوتے ہیں یا منجانب شیطان لعین اور ان واقعوں سے علم و تقویٰ میں ترقی ہو گی یا تنزلی۔

مزید آگے بڑھنے سے پہلے فحش کلامی کی مذمت میں چند احادیث ملاحظہ کیجئے۔

فحش کلامی و بیہودہ گوئی کی مذمت میں چند احادیث مبارکہ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سلمہ بن صفوان رزقی نے یزید بن طلحہ رُکانی سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

" ہر دین کے لیے ضابطۂ اخلاق ہے اور اسلام کا ضابطۂ اخلاق "حیاء" ہے"۔

(مؤطا امام محمد مترجم، جلد2، حدیث 946 صفحہ 543، فرید بک سٹال، لاہور)

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"غیبت والے کو جھٹلانا اور حیاء کرنا ایمان کی دو شاخیں ہیں جبکہ بیہودہ کلام اور ظلم کرنا منافقت کی دو شاخیں ہیں"۔

(المستدرک، اردو، حدیث نمبر 169، صفحہ 53، ادارہ پیغام القرآن، طابع یو اینڈ می پریس لاہور)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت علی بن حسین یرفعہ سے خبر دی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا:۔

"آدمی کے حُسنِ اسلام کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرے"۔

(مؤطا امام محمد مترجم، جلد 2، حدیث 945 صفحہ 543، فرید بک سٹال، لاہور)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حیاء، ایمان کی علامت ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا جبکہ بیہودہ کلام کرنا ظلم ہوتا ہے اور ظلم دوزخ میں لے جائے گا"۔

(المستدرک، اردو، حدیث نمبر 170، صفحہ 53، ادارہ پیغام القرآن، طابع یوائنڈمی پریس لاہور)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا:۔

حضور ﷺ نہ تو طبعاً فحش کلام کرتے نہ ہی تکلف سے اور فرمایا کرتے تم سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ بخاری و مسلم۔

(ریاض الصالحین، ج 1 ص 356 حدیث نمبر 629، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

"مومن طعن کرنے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بیہودہ بکنے والا (بدزبان) نہیں ہوتا"۔

(ریاض الصالحین، ج 2 ص 350 حدیث نمبر 843، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(مشکوٰۃ، ج 2 ص 429 حدیث نمبر 4632، فرید بک سٹال لاہور)

(جامع الاحادیث، ج 2 ص 131 حدیث نمبر 101، شبیر برادرز لاہور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

"بے حیائی جس چیز کے اندر ہو اسے عیب ناک کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے آراستہ کر دیتا ہے"۔

(ریاض الصالحین، ج2ص350حدیث نمبر844، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(جامع الاحادیث، ج4ص148حدیث نمبر2248، شبیر برادرز لاہور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

"حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے فحش گوئی سنگ دلی سے ہے اور سنگ دلی جہنم سے ہے"۔

(مشکوٰۃ، ج2ص474حدیث نمبر4854، فرید بک سٹال لاہور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" آدمی ایک لفظ کہتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے کہتا ہے تو اُس کے باعث وہ اِتنا نیچے جا گرتا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور زبان کے ذریعے آدمی قدموں کی نسبت زیادہ پھسل جاتا ہے"۔

(مشکوٰۃ، ج2ص428حدیث نمبر4622، فرید بک سٹال لاہور)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

"قیامت کے دن مؤمن بندے کے میزان میں حسنِ خلق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بیہودہ بکنے والے سے دشمنی (نفرت) کرتا ہے"۔

(ریاض الصالحین، ج1ص356حدیث نمبر632،، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

(مشکوٰۃ، ج 2ص475حدیث نمبر4857، فرید بک سٹال لاہور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

" زیادہ نہ ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے"(احمد، ترمذی)

(انوارالحدیث، ص387)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک اُٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے"۔(بیہقی)

(روشنی، ص146)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت"۔(حاکم، طبرانی)

(جامع الاحادیث، ج4ص154 حدیث نمبر206، شبیر برادرز لاہور)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر"۔(طبرانی، تاریخ دمشق)

(جامع الاحادیث، ج4ص147 حدیث نمبر2246، شبیر برادرز لاہور)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"فحش بکنا منحوس ہے"۔

(جامع الاحادیث، ج4 ص149 حدیث نمبر 2249، شبیر برادرز لاہور)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ فحش گوئی اور بیہودہ بکنے والا نہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ اور اُس کے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا قرب حاصل کر سکتا ہے بلکہ بے حیائی و فحش گوئی کے ذریعے پستی میں گرتا چلا جاتا ہے۔اب آپ ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں حکیم الامت کے ملفوظات کا محاسبہ کیجئے تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ فحش گوئی اور بیہودہ بکنے والا ان اوصاف کا حامل ہو سکتا ہے جو کہ صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے بیان کیا ہے۔ اللہ رب العزت جل جلالہٗ اندھی عقیدت سے محفوظ فرمائے اور ساتھ ساتھ عقل سلیم بھی عطا فرمائے۔

کوئی کوئی بڑا دلچسپ باب ہے اس میں

کہیں کہیں سے محبت کی داستان سن لو

پڑھتا جا

اور

شرماتا جا

بھڑوا ہے رہے بھڑوا

ماموں نے شریعت کے واقعہ میں جو رموز بیان کئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا اُسوقت میں حقائق و معارف بیان کروں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 191، ملفوظ 202، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 212، ملفوظ 202، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر 1425ھ)

ماں سے مبتلا

ہر شخص کے پاس اپنی تائید میں دلائل موجود ہیں۔ تھانوی صاحب مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ایک کمبخت اپنی ماں سے مبتلا تھا اُسکو جو لوگوں نے لعنت ملامت کی تو اُسنے یہ دلیل پیش کی کہ جب میں پورا کا پورا اس کے اندر تھا تو اگر میرا

ایک چھوٹا سا عضو پھر اُسکے اندر داخل ہو گیا تو اُسمیں کیا قباحت لازم آگئی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ215، ملفوظ219، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ238، ملفوظ219، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر1425ھ)

دوسری جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔

"ایک شخص۔۔۔۔ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا کسی نے کہا کہ ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اسکے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اسکے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ44، ملفوظ49، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ67، ملفوظ49، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم1424ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"عقل پرست کی ایک حکایت ہے کہ اپنی ماں سے منہ کالا کیا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ جب میں سارا ہی اُسکے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اُسکے اندر چلا گیا تو کیا حرج اور کیا گناہ ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ64، ملفوظ82، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 7، صفحہ 78، ملفوظ 82، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم 1424ھ)

ایک اور شخص تھا وہ جنون میں اپنی ماں سے برا کام کرتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ میں جب کہ سب کا سب اس میں تھا تو اگر میرا جز اس کے اندر چلا جائے تو کیا حرج ہے۔

(خطبات حکیم الامت، جلد 6 صفحہ 146، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند، اشاعت: مارچ 1997ء)
(خطبات حکیم الامت، جلد 17 صفحہ 115، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: رجب المرجب 1430ھ)

ہیجڑے والا ناز و انداز

حسن و نزاکت پر لکھتے ہیں۔

"نزاکت پر یاد آیا کہ ایک سرحدی صاحب ہندوستان آئے تھے یہاں کسی ہندوستانی عورت سے شادی کر لی۔ پھر جب سرحد پہنچے تو وہاں پہنچ کر وہ ہندوستانی بی بی مر گئی۔ پھر ایک سرحدن سے شادی کی سرحدن بیچاری سیدھی سادی تھی اُس میں بھلا ہندوستانی عورتوں کیسے ناز و انداز کہاں ولایتی صاحب عادی ہو گئے تھے ناز و انداز کے۔ اُس بیچاری کو دھمکاتے اور کہتے کہ ناز بکن ناز بکن۔ ایسا زبردستی کا ناز بھی کوئی ناز ہو سکتا تھا وہ تو ایسا ہی ہوتا جیسے ہیجڑے عورتوں کے سے ناز و انداز کیا کرتے ہیں۔ جن سے بجائے کشش کے نفرت ہوتی ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ214، ملفوظ218، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ237-238، ملفوظ218، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر1425ھ)

ہندوستانی عورتیں جنت کی حوریں

تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ:۔

"یہ ہندوستان کی عورتیں جنت کی حوریں ہیں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ268، ملفوظ295، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت ربیع الاول1416ھ، پریس صفدر منیر)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ220، ملفوظ295، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت شوال1423ھ)

ایک اور جگہ کہتے ہیں۔

"میں تو کہتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں بمقابلہ دوسرے ممالک کے حور ہیں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ237، ملفوظ231، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ237، ملفوظ231، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کی شریف عورتیں حوریں ہیں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 311، ملفوظ343، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 311، ملفوظ343، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

گوہ۔۔۔اندر چلا جاویں کیا حرج نہیں

تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔

"ایک شخص گوہ کھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جاوے تو اس میں کیا حرج ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ 44، ملفوظ49، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ 67، ملفوظ49، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم1424ھ)

ایک اور جگہ عقل پرستوں کے متعلق مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک شخص گوہ کھایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ جب میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے اندر چلا گیا تو کیا حرج ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ 64، ملفوظ82، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ 78، ملفوظ82، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم1424ھ)

ایک اور شخص تھا اور جنون میں پائخانہ کھایا کرتا تھا اگر کوئی اس سے کچھ کہتا تو جواب دیتا تھا کہ اس میں کیا برائی ہے یہ میرے ہی اندر سے تو نکلا ہے اگر پھر میرے ہی اندر چلا جائے تو کیا حرج ہے۔

(خطبات حکیم الامت، جلد 6 صفحہ 146، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند، اشاعت: مارچ 1997ء)
(خطبات حکیم الامت، جلد 17 صفحہ 115، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: رجب المرجب 1430ھ)

بیوی کا پاجامہ

کوئی بزرگ تھے اُنکی شادی ہوئی۔ پہلی شب تھی کپڑے کیوں نہ اُتارے جاتے علی الصباح جو اُٹھ کر وہ باہر آنے لگے تو اندھیرے میں غلطی سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاجامہ سر سے لپیٹ لیا۔ باہر نکلے بڑا مخول ہوا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 9، صفحہ 253، ملفوظ 233، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 9، صفحہ 276، ملفوظ 233، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر 1425ھ)

مزا تو مذی میں ہے

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا میں نے کہا کہ:۔

"مزا تو ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ 39، ملفوظ 43، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ 61، ملفوظ 43، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم 1424ھ)

ایک شخص نے تھانوی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر میں جو پہلے مزہ آتا تھا اب نہیں آتا تو جواب دیتے ہیں:۔

"میاں مزا تو مذی میں ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 31، ملفوظ 21، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 31، ملفوظ 21، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

دوسری جگہ تھانوی صاحب یوں کہتے ہیں کہ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ ذکر میں مزا نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ:۔

"مزا تو مذی میں ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 100، ملفوظ 93، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ / بمطابق 1995ء)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 86، ملفوظ 93، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میں ذکر کرتا ہوں مزا نہیں آتا میں نے عُرفی تہذیب چھوڑ کر کہا کہ:۔

"مزا تو مذی میں ہوتا ہے ذکر میں مزا کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 7، صفحہ 62، ملفوظ 80، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 7، صفحہ 77، ملفوظ 80، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم 1424ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا تھا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا میں نے مزاحاً کہا کہ:۔

"مزا تو مذی میں آیا کرتا ہے۔ یہاں مزا کہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 7، صفحہ 185، ملفوظ 310، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 7، صفحہ 209، ملفوظ 310، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم 1424ھ)

بیوی کو بغل لیکر چوموچاٹو مذی نکلے گی مزا آئے گا

ایک اور جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔ ہے تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ:۔

"اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذی میں ہے۔ بیوی کو بغل میں لیکر بیٹھ جاؤ چوموچاٹو۔ مذی نکلے گی بہت مزہ آئے گا"۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص619، اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت 1417ھ)
(ملفوظات کمالات اشرفیہ، باب دوم، صفحہ 407-408، ملفوظ 253، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر 1)

ہے تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ :۔

اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذی میں ہے۔ بیوی کو بغل میں لے کر بیٹھ جاؤ چوموچاٹو۔ مذی نکلے گی بہت مزہ آئے گا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد23، صفحہ 544-545، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ذیقعدہ 1427ھ)

یقین دلانے کیلئے عضو تناسل کاٹ کر دینا

تھانوی صاحب ایک جگہ ایک شخص کا قصہ یوں سناتے ہیں۔

قصہ سنایا کہ ایک بار میری بیوی جو میری بڑی ہی محبوبہ تھی سخت بیمار ہو گئی تھی میں رونے لگا اس نے کہا روتے کیوں ہو میں مر جاؤنگی تم اور شادی کرلینا میں نے کہا ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ وہ بولی ممکن ہے اب تو تیرا ایسا ہی خیال ہو مگر پھر نہیں رہ سکتا بہت دیکھا یہ سب باتیں ہی باتیں ہیں جب اسکو کسی طرح یقین نہ آیا میں نے شدت عشق میں اپنا عضو تناسل اس کے سامنے کاٹ ڈالا کہ اب تو یقین آگیا۔

(مواعظ اشرفیہ، جلد9، صفحہ 141، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، متصل مسافر خانہ، بندر روڈ کراچی)

"(ایک شخص نے) قصہ بیان کہ مجھ کو اپنی بیوی سے محبت بدرجہ عشق تھی وہ بیمار ہوگئی میں رونے لگا اس نے کہا کہ تم خواہ مخواہ روتے ہو میرے بعد دوسری شادی کر لوگے میں نے یقین دلایا کہ ہرگز ایسا نہ

ہو گا اس نے کہا سب باتیں ہی ہیں میں نے اسکو یقین دلانے کے لئے
اپنا عضو مخصوص کاٹ کر اسکے سامنے کر دیا کہ لے اب تو یقین آگیا پھر
وہ اچھی ہو گئی اب جو غم مجھ کو ہیں بیان نہیں کر سکتا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 104-105، ملفوظ 137، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 104، ملفوظ 137، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

رنڈی اور گرستن کا موازنہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت نئی روشنی والوں کو حضرت کی تقریر اور تحریر سے بہت تسلی ہوتی ہے فرمایا کہ ان کو دوسرے اہل تحقیق کی خبر نہیں اس لئے تسلی ہونا ہی چاہیے اور ایک بڑا سبب تسلی کا یہ ہے کہ میرے یہاں سیدھی اور سچی بات ہوتی ہے یہ اس کا اثر ہے اس کی بالکل ایسی مثال ہے کہ:۔

"رنڈی اور گرستن کو پاس پاس بٹھلاؤ اول وہلہ میں لوگ رنڈی کو پسند
کریں گے اس لئے کہ وہ چکنی چپڑی ہوتی ہے اچھی معلوم ہوتی ہے مگر
چند روز کے بعد جب حقیقت منکشف ہو گی اس وقت گرستن ہی کو پسند
کریں گے گو وہ چکنی چپڑی ہی نہیں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 276، ملفوظ 412، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 273، ملفوظ 412، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ آجکل کے اکثر پیروں کی تو یہ کیفیت ہے مثال تو فحش ہے مگر ہے منطبق۔

"وہ یہ ہے کہ میری اور دوسروں کی بالکل ایسی مثال ہے کہ جیسے رنڈی اور گھر ستن کی طالبوں کے جمع کرنے کی جتنی تدابیر رنڈی کرتی ہے اور قسم قسم کے روپ بدلتی ہے پھنسانے کے لیے اور نائکہ سے کہتی ہے اس کو لاؤ اُس کو لاؤ۔ گھر ستن نہیں کر سکتی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 77، ملفوظ 54، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ / بمطابق 1995ء)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 68، ملفوظ 54، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

آجکل کی خوش اخلاقی پر تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ مثال ہے تو فحش مگر ہے چسپاں جیسے:۔

" رنڈی بڑی خلیق ہوتی ہے پان بھی کھلاتی ہے عشق بازی کی باتیں بھی کرتی ہے محبت کا بھی اظہار ہے ذرا ناز و انداز بھی ہے غرضکہ دل لبھانے کے سب ہی اسباب جمع کرتی ہے۔ اور ایک ہے گھر ستن کہ رات دن خاوند سے لڑتی ہے سیدھے منہ بات نہیں کرتی ایک استغناء کی سی شان ہے۔۔۔۔۔۔ اب آپ ہی انصاف سے بتلایئے کہ یہ رنڈی تو خلیق ہے اور۔۔۔۔ گھر ستن بد خُلق ہے مگر آپ ہی اندازہ فرماسکتے ہیں کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے اور کون سی حالت محمود ہے۔ کون سی مذموم"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 150، ملفوظ122، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان, اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ/ بمطابق 1995ء)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 129، ملفوظ122، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ1423ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ کو تو اس سے بڑی غیرت آتی ہے کہ عوام کا اتباع کیا جائے ایسے اتباع کی مثال تو:۔

"بازاری عورت اور شریف عفیف گھر ستن کی سی ہے۔ بازاری عورت اپنے اغراض کیوجہ سے ہر قسم کی دلجوئی کا انتظام کریگی۔ بناؤ سنگار چکنی چُپڑی باتیں غرضکہ دل لُبھانے کے سب ہی طریق اختیار کریگی اور شریف عفیف گھر ستن ناک پر مکھی بھی نہیں بیٹھنے دیگی اُسکی ایک شان ہوتی ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 209، ملفوظ190، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان, اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ/ بمطابق 1995ء)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 179-178، ملفوظ190، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ1423ھ)

تھانوی صاحب سچے صوفی کی مثال دے کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ گو فحش مثال ہے مگر ہے منطبق جیسے:۔

ایک بازاری عورت اور ایک گھر ستن سو وہ بازاری عورت کتنا سامان کرتی ہے لوگوں کو پھنسانے کا اور قسم قسم کے روپ بدلتی ہے۔ نازو انداز دکھلاتی ہے پوڈر ملتی ہے اور شب و روز اسی فکر میں رہتی ہے کہ اس کو لاؤ اسکو لاؤ بخلاف گھر ستن کے کہ ایک ہی پر اکتفا کئے بیٹھی رہتی ہے جس میں ایک استغناء وناز کی شان ہوتی ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ269، ملفوظ277، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ269، ملفوظ277، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں مشائخ کا رنڈیوں کی طرح پھانسنا مجھے پسند نہیں پھر کہتے ہیں کہ ایک مثال ہے تو فحش مگر بالکل چسپاں۔

"ایک تو رنڈی ہے وہ تو ہر وقت پھانسنے کی فکر میں لگی رہتی ہے ہر قسم کے بناؤ سنگار کریگی دل لُبھانے کے پہلو اختیار کریگی اور ایک گھر ستن ہے کہ خود دماغ میں بھری بیٹھی رہتی ہے اگر مرد اُسکی شان کے خلاف کچھ کہتا ہے تو کہتی ہے کہ میں بھی تم سے کم نہیں ہوں۔ برداری کی ہوں کہیں سے یوں ہی نہیں آگئی ہوں۔ تو یہ مشائخ کا رنڈیوں کی طرح پھانسنا اور چاپلوسی اور خوشامدوں میں مجھ کو تو اس سے غیرت آتی ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ21-22، ملفوظ16، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ34، ملفوظ16، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم 1424ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں میں ایک مثال دیا کرتا ہوں گو بظاہر ہے تو ذرا فحش مگر ہے منطبق۔

"وہ یہ کہ رنڈی گھر ستن میں ایک بڑا فرق یہ ہوتا ہے کہ رنڈی تو ہر قسم کی تدابیر اپنی طرف مائل کرنے کی کی کریگی بناؤ سنگار کریگی۔ چہرہ پر پوڈر ملیگی۔ کپڑے صاف ستھرے پھینگی غرضکہ دلُبھانیکی ہر

تدبیر کریگی اور گھرستن خدمت کریگی۔ذلت اُٹھائیگی مگر زیادہ دبایا جائیگا صاف کہدیگی کہ میں بھی برادری کی ہوں کسی بات میں تم سے کم نہیں ہوں۔ آجکل کے بہت سے رسمی پیروں نے رنڈیوں کا سا وتیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ ہر قسم کی تدابیر لوگوں کے پھنسانیکی کرتے ہیں۔ اغراض بھی پیر جی اور رنڈی میں مشترک ہیں۔ وہی جھپٹنا اور اینٹھنا یہ بھی دونوں مشترک ہیں۔اُسی فرق کی بنا پر کہتا ہوں کہ رنڈی کو تو دس پانچ روپیہ دیکر جب چاہو راضی کو لو اور کسی کی لڑکی تو اس طریق سے لے لو۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ 89، ملفوظ 125، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد7، صفحہ 104، ملفوظ 125، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت محرم 1424ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک مثال عرض کرتا ہوں رنڈی اور گھرستن کی کہ رنڈی کو تو دو چار روپیہ دیکر جب چاہو راضی کرلو۔ اور گھرستن میں ایک قسم کا استغنا ہوتا ہے وہ ذرا مشکل سے رضا مند ہوتی ہے۔ خدمت کریگی۔ مشقت اُٹھائیگی لیکن جب اُسپر زیادہ دباؤ دیا جاویگا صاف کہدیگی کہ میں کوئی زرخرید لونڈی تھوڑا ہی ہوں برادری کی برابر کی ہوں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 81، ملفوظ 94، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 102، ملفوظ94، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

بدن کا خاص حصہ پکڑ کر دیکھنا مرد ہوں یا نہیں

تھانوی صاحب مسلوب الحال شخص کے بارے میں مثال دیتے ہیں جو کہ اپنے کو گمان کرتے ہوئے پوچھتا پھرتا ہو کہ مجھے نسبت ہے تو فرماتے ہیں۔

"ایک ضعیف الباہ شخص کسی طبیب سے کہے کہ میرا خاص بدن پکڑ کر دیکھنا کہ میں مرد ہوں یا نہیں اس سے خود معلوم ہو گیا کہ مرد نہیں دوسروں سے معلوم کراتا پھرتا ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 286، ملفوظ 427، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 283، ملفوظ 427، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

شادی کی پہلی رات کا مزہ

شادی کی پہلی رات کا مزہ کی حقیقت کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک اردو رسالہ کی ایک حکایت یاد آئی بہت سی سہیلیاں آپس میں جمع رہتی تھیں اور یہ وعدہ تھا کہ جس کا بیاہ پہلے ہو جائے وہ اس مزہ سے سب کو آگاہ کرے ایک سہیلی کا پہلے بیاہ ہوا شب گذر جانے پر صبح کو سب سہیلیاں جمع ہوئیں اور اس سے مزہ کے

متعلق سوال کیا اب وہ بیچاری کیا بیان کرے بیان کرنے سے اسکی حقیقت سمجھ میں آ نہیں سکتی تھی تو اس نے یہ کہا:

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہوئیگا تب مزہ معلوم سارا ہوئے گا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 2، صفحہ 312، ملفوظ 489، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 2، صفحہ 308، ملفوظ 489، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

یہی واقعہ دوسری جگہ معمولی الفاظ کی تبدیلی سے یوں فرماتے ہیں۔

"ایک اردو کی کتاب میں چند سہیلیوں کی حکایت لکھی ہے کہ اُن میں آپس میں عہد ہوا تھا کہ ہم میں سے جس کی شادی پہلے ہو گی تو وہ اپنے سب حالات ظاہر کریگی کہ کیا ہوتا ہے چنانچہ اُس میں ایک کی شادی ہوگئی تو اُس سے اُن کی سہیلیوں نے دریافت کیا کہ اپنا وعدہ پورا کرو تو اسنے جواب دیا کہ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی کہ ے

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہوئیگا
تب مزہ معلوم سارا ہوئے گا"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 10، صفحہ 240، ملفوظ 201، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 10، صفحہ 304، ملفوظ 207، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

اندھے حافظ جی۔۔۔روٹی لگا لگا کر کھائی مزا نہیں آیا

شریعت مقدسہ کے احکام کی تعلیم پر عمل کرنے سے قلب کے اندر سکون اور اطمینا پیدا ہوتا جو بڑی دولت اور نعمت ہے اس کو تھانوی صاحب ایک فحش مثال سے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" ایک اندھے حافظ جی کی حکایت ہے گو فحش ہے مگر تفہیم کیلئے گوارا کی جاتی ہے۔ مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کرلو بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کرکے نکاح کیا اور رات بھر روٹی لگالگا کر کھائی مزا کیا خاک آتا صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں آئی شب حافظ جی نے بیچاری کو خوب زدوکوب کیا دے جوتہ دے جوتہ تمام محلہ جاگ اُٹھا اور جمع ہو گیا اور حافظ جی کو بُرا بھلا کہا پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سسروں نے دق کردیا۔ رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا اور رسوائی بھی ہوئی تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ مارنے سے یہ مُراد ہے اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ84-85، ملفوظ121، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ127، ملفوظ121، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم1424ھ)

ایک اور جگہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔

"ایک اندھے حافظ کو لڑکوں نے نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو اس میں بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات کو بی بی کے بدن سے روٹی لگا لگا کر کھائی مزہ کیا آتا صبح کو لڑکوں سے کہا کہ سسرو تم کہتے تھے بڑا مزہ ہے ہم نے تو روٹی لگا کر کھائی تھی ہم کو تو کچھ بھی مزا نہیں آیا لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں آئی شب تو خوب بیچاری کو زدو کوب کیا تمام محلہ میں غل مچ گیا اہل محلہ نے حافظ جی کو بُرا بھلا کہا صبح کو پھر آئے کہنے لگے سسروں نے دق کر دیا کہتے ہیں کہ بڑا مزہ ہے کیا مزہ ہے ہم نے تو مار کر بھی دیکھ لیا کچھ بھی مزہ نہ آیا بلکہ خود ہی پیٹنے سے بچ گئے تب لڑکوں نے مارنیکی حقیقت بتلائی کہ مارنے کے یہ معنی ہیں اور یہ مطلب ہے اب جو شب آئی اور لڑکوں کی تعلیم کے موافق عمل کیا تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی کہ واقعی مزہ ہے صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھلا ہوا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 312-313، ملفوظ 489، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 308-309، ملفوظ 489، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

تھانوی صاحب یہی واقعہ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں فرماتے ہیں۔

"ایک حافظ صاحب کی حکایت ہے گو فحش ہے مگر توضیح کے لیے کافی مثال ہے وہ یہ ہے کہ شاگردوں نے کہا کہ حافظ جی نکاح میں بڑا مزہ ہے۔ حافظ جی نے کوشش کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا شبکو حافظ جی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے بھلا کیا خاک مزا آتا صبح کو خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سُسرے کہتے تھے کہ نکاح میں بڑا مزاہ ہے ہمیں تو کچھ بھی مزہ نہ آیا۔ لڑکے بڑے شریر ہوتے ہیں کہنے لگے اجی حافظ جی یوں مزہ نہیں آتا مارا

کرتے ہیں تب مزہ آتا ہے۔ اگلے دن حافظ جی نے بیچاری کو خوب ہی زدوکوب کی مارے جوتوں کے بیچاری کا بُرا حال کر دیا۔ غل مچنے پر اہلِ محلہ نے حافظ جی کو بہت بُرا بھلا کہا بڑی رُسوائی ہوئی صبح کو پہلے دن سے بھی زیادہ خفا ہوتے ہوئے آئے۔ اور شاگردوں سے شکایت کی اُنہوں نے کہا کہ حافظ جی مارنے کے یہ معنی ہیں اُسکے موافق عمل کیا تب حافظ جی کو معلوم ہوا کہ واقعی مزہ ہے۔ حقیقت سے بے خبری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 347، ملفوظ381، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان, اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ/ بمطابق 1995ء)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 286، ملفوظ381، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

ایک جگہ تھانوی یوں فرماتے ہیں۔

"ایک حافظ جی تھے اُن سے لونڈوں نے کہا کہ حافظ جی نکاح کرلو بڑے مزے کی چیز ہے حافظ جی نے اُن کے کہنے سے نکاح کر لیا۔ لڑکوں نے مزہ کا موقع بھی بتلا دیا حافظ جی روٹی لے گئے اور اُسے برہنہ کر کے اُس مقام سے روٹی لگا لگا کر کھانا شروع کی۔ صبح کو لڑکوں سے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ چٹنی تک میں مزہ ہے اور اُس میں اتنا بھی نہیں لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں۔ اگلے دن آپ جوتہ لے کر پہنچے اور برہنہ کر کے پیٹنا شروع کیا۔ صبح کو لڑکوں نے پوچھا تو کہا کہ نالائقو رات تو لڑائی بھی ہو گئی پھر لڑکوں نے ساری ترکیب بتائی پھر تیسری شب کو آپ نے اُس طریقہ پر عمل کیا اور صبح کو لڑکوں سے کہا کہ واقعی بہت مزہ کی چیز ہے"۔

(جدید ملفوظات، ص234، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی، طابع: شعبۂ اشرف العلوم، دارالعلوم کراچی، طباعت: ربیع الاوّل 1409ھ)

ایک حافظ جی تھے ان سے لونڈوں نے کہا کہ حافظ جی نکاح کرلو بڑے مزے کی چیز ہے حافظ جی نے ان کے کہنے سے نکاح کرلیا۔ لڑکوں نے مزہ کا موقع بھی بتلا دیا حافظ جی روٹی لے گئے اور اسے برہنہ کر کے اس مقام سے روٹی لگا لگا کر کھانا شروع کی۔ صبح کو لڑکوں سے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ چٹنی تک میں مزہ ہے اور اس میں اتنا بھی نہیں لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں۔ اگلے دن آپ جوتہ لے کر پہنچے اور برہنہ کر کے پیٹنا شروع کیا۔ صبح کو لڑکوں نے پوچھا تو کہا کہ جاؤ نالائقو رات تو لڑائی بھی ہوگئی پھر لڑکوں نے ساری ترکیب بتائی تو پھر تیسری شب کو آپ نے اس طریقہ پر عمل کیا اور صبح کو لڑکوں سے کہا کہ واقعی بہت مزہ کی چیز ہے ہمارے حضرت نے فرمایا بس بے ذوق آدمی کی ایسی ہی مثال ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 11، صفحہ 142-143، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت مئی 2001ء)

کسی حافظ جی کا قصہ ہے کہ شاگردوں نے کہا حافظ جی نکاح میں بڑا مزا ہے۔ کہنے لگے اچھا ہمارا بھی نکاح کردو۔ انہوں نے کوئی عورت تلاش کر کے نکاح پڑھوا دیا۔ حافظ جی پہنچے اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی مگر مزہ کیا آتا۔ صبح کو کہنے لگے لوگ کہتے ہیں بڑا مزا ہے ہمیں تو نمکین روٹی کی برابر بھی مزہ نہیں آیا۔ لونڈوں نے کہا اجی حافظ جی یوں نہیں آتا مزہ مارا کرتے ہیں۔ اگلے دن حافظ جی نے بیچاری کو خوب زدوکوب کیا اور جوتے ہی جوتے مارے جب بھی مزہ نہ آیا۔ بلکہ اور محلّہ میں غل مچ گیا اور فضیحت ہوا۔ پھر کہنے لگے لوگ کہتے تھے بڑا مزاہ ہے۔ کیا مزہ ہے۔ پھر لونڈوں نے سمجھایا کہ مارنے کے یہ معنی ہیں اس کے موافق عمل کیا تب معلوم ہوا کہ واقعی مزہ ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 20، صفحہ 94، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

ماں کے پیٹ سے نکلنے کو جی نہیں چاہتا

تھانوی صاحب دین و دنیا کا فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں کہ ماں کے پیٹ سے ہی نکلنے کو کب جی چاہتا تھا دائی نے ٹانگیں پکڑ کر زبردستی کھینچ لیا تھا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 313، ملفوظ 490، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 310، ملفوظ 490، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

آوارہ عورت کو جواب۔۔۔ کرتا کون ہے کراتا کون ہے؟

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک آوارہ عورت کی حکایت مولانا گنگوہی نے نقل فرمائی کہتے ہیں کہ:۔

گنگوہ میں ایک بے قید درویش آیا، شہرت ہوئی ایک آوارہ عورت کو بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ چلو ہم بھی اللہ والے کی زیارت کر آئیں دونوں گئے مرد تو جا کر شاہ صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور عورت بوجہ شرمندگی ایک طرف بیٹھ گئی۔ شاہ صاحب نے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا کہ بازاری عورت ہے آپ کی زیارت کو آئی ہے مگر بوجہ اس پیشہ کے شرمندگی کے سبب پاس آنے سے رکتی ہے۔ وہ شاہ صاحب کیا کہتے ہیں کہ:۔

"بی بی پاس آجاؤ شرمندگی کی کون سی بات ہے وہی کرتا ہے وہی کراتا ہے یہ الفاظ سن کر اس عورت کے سر سے پیر تک آگ لگ گئی اور

کھڑی ہو گئی اور اس آشنا یعنی اپنے ساتھی سے کہا کہ بھڑوے تو تو اس کو بزرگ بتلاتا تھا یہ تو مسلمان بھی نہیں یہ کہہ کر وہاں سے چل دی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 248-249، ملفوظ 359، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 247، ملفوظ 359، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

تھانوی صاحب کہتے ہیں۔

ایک اور آوارہ عورت کی حکایت ہے گنگوہ میں ایک درویش باہر سے آئے وہ بدعتی تھے شہرت ہوئی ایک بازاری عورت کے آشنا نے کہا کہ بزرگ آئے ہیں چلو زیارت کر آئیں اس عورت نے کہا ضرور چلو غرضکہ بزرگ کی جائے قیام پر دونوں پہنچے یہ مرد تو مجلس میں جا بیٹھا اور عورت ایک طرف کسی آڑ کی جگہ میں بیٹھ گئی اس شخص سے ان بزرگ نے دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے اس آشنا نے کہا کہ ایک ایسی ہی عورت ہے زیارت کو آئی ہے مگر اپنے اس فعل کی شرمندگی کے سبب آگے آنے کی ہمت نہیں ہوتی وہ بزرگ کیا کہتے ہیں کہ:۔

"بھائی شرمندگی کی کیا بات ہے سب وہی کرتا ہے وہی کراتا ہے یہ کہنا تھا کہ اس عورت کے آگ لگ گئی اور فوراً کھڑی ہو کر اپنے آشنا سے کہا کہ بھڑوے تو کہتا تھا کہ بزرگ ہیں یہ شخص تو مسلمان بھی نہیں اور فوراً واپس ہو گئی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 273، ملفوظ382، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 239-240، ملفوظ382، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاوّلی 1423ھ)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک آوارہ عورت کی حکایت مولانا گنگوہی نے نقل فرمائی کہتے ہیں کہ:۔

گنگوہ میں ایک بے قید درویش آیا، شہرت ہوئی ایک آوارہ عورت کو بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے آپ سے کہا کہ چلو ہم بھی اللہ والے کی زیارت کر آئیں دونوں گئے مرد تو جا کر شاہ صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور عورت بوجہ شرمندگی ایک طرف بیٹھ گئی۔ شاہ صاحب نے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا کہ بازاری عورت ہے آپ کی زیارت کو آئی ہے مگر بوجہ اس پیشہ کے شرمندگی کے سبب پاس آنے سے رکتی ہے۔ وہ شاہ صاحب کیا کہتے ہیں کہ:۔

> "بی بی پاس آجاؤ شرمندگی کی کون سی بات ہے وہی کرتا ہے وہی کراتا ہے یہ الفاظ سن کر اس عورت کے سر سے پیر تک آگ لگ گئی اور کھڑی ہوگئی اور اس آشنا یعنی اپنے ساتھی سے کہا کہ بھڑوے تو تو اس کو بزرگ بتلاتا تھا یہ تو مسلمان بھی نہیں یہ کہہ کر وہاں سے چل دی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ248-249، ملفوظ 359، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 247، ملفوظ 359، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

عوام کے عقیدے کی مثال۔۔۔ عضو مخصوص کا بڑھنا

تھانوی صاحب عوام کے اعتقاد پر مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس اعتقاد کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدہے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں واقعی عجیب مثال ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ292، ملفوظ410، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 255، ملفوظ410، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

عوام کے اعتقاد کی ایسی مثال ہے جیسے:۔

گدھے کا خاص عضو کہ کبھی تو اتنا بڑھتا ہے جس کی حد نہیں اور کبھی ایسا غائب ہوتا ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ یہ گدھا ہے یا گدھی۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد1، صفحہ 187، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

دنیاداروں کا اعتقال بالکل خیالی ہے اسکی ایک مثال حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ دنیاداروں کا یہ اعتقاد ایسا ہے جیسے:۔

گدھے کی فلاں چیز۔ بڑھتا ہے تو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور جو گھٹتا ہے تو گھٹتا ہی چلا جاتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد19، صفحہ318، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

کلیر۔۔۔مکان میں منہ کالا

تھانوی صاحب فساق فجار کی ذہانت پر مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک شخص پیران کلیر میں ایک عورت کو لے کر ایک مکان میں اپنا منہ کالا کر رہا تھا اتفاق سے اور بھی مسافر آ گئے ان کو بھی ٹھہرنے کے لئے مکان کی ضرورت تھی اس نے اس مکان کی اندر سے کنڈی لگا رکھی تھی ان لوگوں نے دستک دی تو آپ اندر سے کہتا کہ میاں یہاں جگہ کہاں یہاں خود ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی تھا جھوٹ نہیں بولا کیسی ذہانت کا جواب ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ282-283، ملفوظ292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ282-283، ملفوظ292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

ایک شخص کی ذہانت کی مثال دیتے ہوئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"پیران کلیر میں میلے کے ہنگامے پر ایک مکان میں ایک مدعی عقیدت اولیاء ایک عورت سے منہ کالا کر رہا تھا اور اندر سے دروازہ کی زنجیر لگا رکھی تھی۔ کچھ مسافر لوگ آئے اُنہوں نے مکان کی زنجیر ہلائی کہ وہ بھی وہاں آرام کریں تو وہ اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں ہے یہاں تو آپ ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ37، ملفوظ39، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ55، ملفوظ39، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

منہ کالا۔۔۔جب آگیا جوس پھر نہ رہا ہوس

ایک صوفی جاہل کی حکایت ایک دوست سے سنی ہے کہ :۔

ایک جگہ مجلس سماع ہو رہی تھی گانے والی شیخ مجلس کی مریدنی تھی شیخ پر وجد طاری ہوا تو اس عورت کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف الگ مکان میں لے گئے اور اس سے منہ کالا کیا اور آکر مجمع میں اپنے اس خبیث فعل کی یہ توجیہ کی کہ "جب آگیا جوس پھر نہ رہا ہوس"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ283، ملفوظ292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 283، ملفوظ292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

مزید ایک اور جگہ کہتے ہیں۔

ایک عورت مجلس سماع میں گا رہی تھی عین سماع کے اندر اس کو ایک تنہا مکان میں لیجا کر اس سے منہ کالا کیا اور فارغ ہو کر پھر آکر بیٹھ گیا اور اپنے فعل کی توجیہ کرتا ہے کہ "جب آگیا جوس نہ رہا ہوس"

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ139، ملفوظ129، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ139، ملفوظ129، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

ضلع بارہ بنکی کی حکایت ہے کہ ایک شخص کہتے تھے کہ ایک شخص نے عورت سے سماع سنا اور مجلس ہی میں اس کو ایک کوٹھڑی میں لیجا کر منہ کالا کیا۔ اور باہر آکر اپنی اس حرکت کی توجیہ کی کہ "جب آگیا جوس نہ رہا ہوس"۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد 5، صفحہ 94، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

رنڈی پر عاشق

تھانوی صاحب ادنیٰ درجے کی محبت پر مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں گو مثال فحش ہے وہ یہ ہے کہ:۔

"اگر کسی رنڈی پر کوئی عاشق ہو جاوے اور وہ اپنے عاشق سے کہے کہ میں تو چلمن ڈال کر بیٹھتی ہوں اس طرح سے کہ اپنے کو نہ دکھلاؤں گی اور تمکو دیکھوں گی تم یہاں پر بیکار بیٹھے رہو یا فلاں مشقت کا کام کرتے رہو۔ اب فرمائے کہ اگر وہ واقعی سچا عاشق ہے اور سچا محب ہے تو کیا وہاں بیٹھ کر اُٹھ سکتا ہے یا اُس کام میں کوتاہی کر سکتا ہے جبکہ اس کو یہ معلوم ہے کہ مجھ کو دیکھ رہی ہے۔ حضرت قیامت آجائے جو اُٹھنے کا نام بھی لے تو"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 73، ملفوظ 78، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 93، ملفوظ 78، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

بازاری عورت سے تعلق

تھانوی صاحب لکھتے ہیں

"ایک شخص کی بیوی نہایت حسین تھی مگر اس کا تعلق ایک بازاری عورت سے تھا ایک روز بیوی نے اپنی خادمہ سے کہا کہ ایک تو یہ بات دیکھ کر آ کہ وہ عورت مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے دوسرے یہ دیکھنا کہ یہ اس کی کس بات پر مر رہا ہے معلوم ہوا کہ نہایت بدشکل عورت ہے اور یہ کہ جب یہ پہنچتا ہے تو پانچ سات جوتیاں سر پر لگا کر کہتی ہے کہ بھڑوے تو اب تک کہاں تھا بیوی نے کہا کہ آج آنے دو میں ٹھیک کروں گی پھر معاف کرالوں گی غرض وہ گھر آیا بیوی نے لے جوتہ ہاتھ میں اور چار پانچ کھوپڑی پر رسید کئے اور کہا بھڑوے تو اب تک تھا کہاں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا بس گھر میں اسی کی کمی تھی جب گھر میں یہ لطف موجود ہے اب باہر کبھی نہیں جاؤں گا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 311، ملفوظ343، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 311، ملفوظ343، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

شرمگاہ دکھادی

نئے مہذبین اور ادب والوں کے نئے نئے طریقے تعظیم کے نکالے پر تھانوی صاحب مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

"جیسے بیحیا عورت کی حیا کی مثال جسکا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی کے مکان پر اُسکو دریافت کرنے آیا تو اسکی بیوی نئ بیاہی ہوئی تھی

زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا اسلئے کہا تو ہے نہیں لہنگا اُٹھا کر اور موت کر اور اسپر کو پھاند کر گئی جس سے بتلا دیا کہ دریا پار گیا ہے بس یہ شرم کی کہ منھ سے تو نہیں بولی اور شرمگاہ دکھا دی"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ263، ملفوظ425، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ366، ملفوظ425، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم1424ھ)

استنجا۔۔۔پاجامہ گرنا

تھانوی صاحب احمقوں کی بستی کے ایک شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"ایک مسافر اُسی بستی میں گزرا ایک شخص راستہ میں استنجا سُکھاتے ہوئے ملے اُن سے مسافر نے پوچھا کہ یہ کونسی بستی ہے انہوں نے نام بتلا دیا۔ مسافر نے کہا کہ یہ وہی بستی ہے جہاں کے لوگ بیوقوف مشہور ہیں تو انہوں نے کمر بند چھوڑا اور استنجے سے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر اونچا کر کے کہا کہ میاں وہ زمانہ ہی گیا۔ اور پاجامہ نیچے گر گیا۔ اُس مسافر نے کہا نہیں جناب ابھی نمونہ اُس کا موجود ہے ملاحظہ فرمالیجئے"۔

(جدید ملفوظات، ص450، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی، طابع: شعبۂ اشرف العلوم، دارالعلوم کراچی، طباعت: ربیع الاوّل1409ھ)

فرمایا کہ ایک مسافر بستی میں گزرا ایک شخص راستہ میں استنجا سکھاتے ہوئے ملے ان سے مسافر نے پوچھا یہ کونسی بستی ہے انہوں نے نام بتلا دیا۔ مسافر نے کہا کہ یہ وہی

بستی ہے جہاں کے لوگ بیوقوف مشہور ہیں توانہوں نے کمر بند چھوڑاار استنجے سے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر اونچا کر کے کہا کہ میاں وہ زمانہ ہی گیا اور پاجامہ نیچے گر گیا اس مسافر نے کہا کہ نہیں ابھی نمونہ اس کا موجود ہے ملاحظہ فرمالیجئے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد11، صفحہ281، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت مئی 2001ء)

عاشق ہو کر نکاح کرنا یا نکاح کے بعد عاشق ہونا

بیعت میں جلد اچھی نہیں جب خوب محبت ہو جاوے پیر سے اس وقت بیعت زیادہ نافع ہے ۔تھانوی صاحب فرماتے ہیں اس کی مثال ہے تو فحش مگر بیان کئے دیتا ہوں ۔

"ایک تو ہے نکاح کرنے کے بعد بیوی پر عاشق ہونا کہ ماں باپ نے نکاح کر دیا اس کے بعد محبت ہو جاتی ہے اور ایک ہے عاشق ہو کر نکاح کرنا دونوں صورتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے جیسی قدر دوسری صورت میں ہوتی ہے پہلی صورت میں عشر عشیر بھی نہیں کیونکہ دوسری صورت میں مدتوں پیچھے پھر کر تکالیف اٹھا کر نکاح ہو گا تو وہ شخص جیسی بیوی کی قدر کرے گا پہلی صورت والا نہیں کر سکتا"۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص261، اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت1417ھ)

نکاح کر لو جوش نکل جائے گا

تھانوی صاحب ایک شخص سے فرماتے ہیں کہ تم ہو بڑے تیز ہر وقت نیام سے باہر ہی رہتے ہو ادھر کاٹ دیا ادھر کاٹ دیا۔ پھر ہنس کر فرمایا۔

"میاں نکاح کر سب جوش نکل جائے گا"۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص326، اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت 1417ھ)

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، باب اوّل، صفحہ 197، ملفوظ 801، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر 1)

زیر ناف بال بیوی سے اتروانے کا مشورہ

مشہور ہے کہ یک من علم راده من عقل می باید اس پر تھانوی صاحب ایک حکایت بیان فرماتے ہیں کہ

"ایک مولوی صاحب نے جو بہت موٹے تھے اور جن کا پیٹ آگے کو بہت بڑھا ہوا تھا یہ پوچھا کہ میں موئے زیر ناف کس طرح لیا کروں کیونکہ پیٹ بڑھ جانے سے وہ موقع نظر نہیں آیا اور بدون دیکھے اندیشہ استرہ لگ جانے کا۔ اس پر مولوی صاحب نے بتلایا کہ بیوی سے بال اتروالیا کرو"۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص575، اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت 1417ھ)

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، باب دوم، صفحہ 376، ملفوظ 201، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ، کراچی نمبر 1)

فرمایا ایک شخص کا پیٹ بہت بڑا ہوا تھا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں زیر ناف کے بال خود نہیں دور کر سکتا کیونکہ موقع نظر نہیں آتا۔ استرہ لگ سکتا ہے۔ میں نے اس کو چونا اور ہڑتاں والی دوا بتلادی کہ اس سے صاف کر لیا کرو۔ اس نے بہت خوشی ظاہر کی اور کہا میں اول ایک مولوی کے پاس گیا تھا تو انہوں نے کہا استرہ سے بیوی سے صاف کرالیا کرو۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد14، صفحہ 109-110، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان)

ایک مولوی صاحب باہر سے مہمان آئے اور ایک مولوی مولوی صاحب وہاں ہی مقیم تھے اور دونوں خوب موٹے تھے دونوں کی توند نکلی ہوئی تھی ملاقات کے وقت دونوں نے معانقہ کیا تو ماموں صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا یہ تو معانقہ نہیں ہوا مباطنہ ہو گیا یعنی پیٹ سے پیٹ مل گئے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ 325، ملفوظ 361، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت ربیع الاول 1416ھ، پریس صفدر منیر)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ 373، ملفوظ 361، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت شوال 1423ھ)

ایک صاحب نے جو بہت موٹے تھے اور جن کا پیٹ آگے کو بہت بڑا ہوا تھا یہ پوچھا کہ میں موئے زیر ناف کس طرح لیا کروں کیونکہ پیٹ بڑھ جانے سے وہ موقع نظر نہیں آیا اور بدون دیکھے اندیشہ استرہ لگ جانے کا۔ اس پر مولوی صاحب نے بتلایا کہ بیوی سے بار اتروا لیا کرو۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد23، صفحہ 506، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ذیلقعدہ 1427ھ)

پیر کا عورت کا بوسہ لینا

ایک پیر صاحب کی حکایت ہے کہ ایک عورت کا مجمع میں بیٹھے ہوئے جس میں اس کا خاوند بھی موجود تھا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا اور بوسہ لے لیا خاوند بے حیا کہتا ہے کہ اب تو تم متبرک ہو گئیں تم تک ہماری رسائی کہاں کیا ٹھکانا ہے اس بے حیائی اور گمراہی کا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 37، ملفوظ 28، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ 37، ملفوظ 28، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

چنانچہ ایک مشہور شہر کی نسبت ایک ثقہ سے سنا ہے کہ ایک ایسے ہی نا معقول پیر کے پاس ان کا مرید بیٹھا ہے اور اس کی بیوی بھی بیٹھی ہے اور حضرت پیر صاحب اس کا منہ چوم رہے ہیں اور مرید صاحب اس پر خوش ہیں اور بیوی سے ہنس ہنس کر فرماتے ہیں کہ اب تمہارا منہ بڑے رتبہ کا ہو گیا۔ اب ہماری کیا مجال ہے کہ ہم اس میں تصرف کریں۔

(خطبات حکیم الامت، جلد2 صفحہ 167، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند)

(خطبات حکیم الامت، جلد19 صفحہ 141، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: ذیقعدہ 1428ھ)

ایک مشہور شہر کی نسبت ایک ثقہ سے سنا ہے کہ ایک ایسے ہی نا معقول پیر کے پاس ان کا مرید بیٹھا ہے اور اس کی بیوی بھی بیٹھی ہے اور حضرت پیر صاحب اس کا منہ چوم رہے ہیں اور مرید صاحب اس پر خوش ہیں اور بیوی سے ہنس ہنس کر فرما رہے ہیں کہ اب تمہارا منہ بڑے رتبہ کا ہے اب ہماری کیا مجال کہ ہم اس میں تصرف کریں۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 27-28، صفحہ 38، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الاول 1425ھ)

موٹے توند نکلے آدمیوں کا معانقہ۔۔۔معانقہ نہیں مباطنہ

تھانوی صاحب کہتے ہیں رڑکی ہی کا ایک اور قصہ ماموں صاحب کا یاد آیا:۔

"دوواعظ ملے اتفاقی بات کہ دونوں موٹے تھے۔ اور پیٹ دونوں کے بڑے بڑے تھے۔ملاقات کے وقت معانقہ کرنے لگے تو سینہ سے سینہ مشکل سے ملا۔ ماموں صاحب کیا فرماتے ہیں مولانا یہ تو معانقہ نہ ہوا مباطنہ ہو گیا یعنی پیٹ سے پیٹ مل گیا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 179، ملفوظ158، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان, اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ/بمطابق 1995ء)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 154، ملفوظ158، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

ایک مولوی صاحب باہر سے مہمان آئے اور ایک مولوی مولوی صاحب وہاں ہی مقیم تھے اور دونوں خوب موٹے تھے دونوں کی توند نکلی ہوئی تھی ملاقات کے وقت دونوں نے معانقہ کیا تو ماموں صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا یہ تو معانقہ نہیں ہوا مباطنہ ہو گیا یعنی پیٹ سے پیٹ مل گئے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ325، ملفوظ361، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت ربیع الاول 1416ھ، پریس صفدر منیر)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ 373، ملفوظ361، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت شوال 1423ھ)

روڑکی میں ایک مرتبہ دو واعظ مولوی صاحبان میں معانقہ ہوا دونوں کے پیٹ بڑے تھے گلے سے پہلے پیٹ مل گئے ماموں صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ معانقہ تو نہیں ہوا مباطنہ ہو گیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ90، ملفوظ95، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ80، ملفوظ95، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاوّلیٰ 1423ھ)

خواب میں پیشاب وپاخانہ کرنا۔۔بیوی تنگ

ایک شخص رات کو چارپائی پر پیشاب کرتا تھا بیوی نے کہا کہ تو بڈھا خرانٹ ہو کر چارپائی پر موتتا ہے اس نے کہا کہ شیطان خواب میں لے جاتا ہے اور کسی جگہ بٹھلا کر کہتا ہے کہ پیشاب کرلے سو وہ ایسا کراتا ہے میاں بیوی مفلس بھی تھے بیوی نے کہ جب شیطان سے تیری دوستی ہے وہ تو جنوں کا بادشاہ ہے اس سے مال کیوں نہیں مانگتا اس نے کہا کہ آج کہوں گا غرض رات کو بدستور شیطان خواب میں آیا اس نے کہا کہ خالی پھکے لیجاتے ہو تم کو یہ خبر نہیں کہ ہم غریب ہیں تو کہیں سے مال دلواؤ تم کو تو تمام خزانوں کی خبر ہے شیطان نے کہا کہ پہلے سے تم نے کہا کیوں نہیں چلو میرے ساتھ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو لے لو یہ ساتھ ہولیا اور خزانہ پر لیجا کر کھڑا کیا اور وہاں سے ایک بڑا بھاری روپیہ کا توڑا کندھے پر رکھوادیا اس میں وزن تھا زیادہ بوجھ کی وجہ سے پیشاب تو کیا پاخانہ بھی نکل گیا آنکھ کھلی تو دیکھا کہ نہ خزانہ ہے نہ روپیہ صرف پاخانہ ہے خواب میں تو خزانہ تھا۔اور بیداری میں پاخانہ ہوگیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ25-26، ملفوظ15، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد5، صفحہ25-26، ملفوظ15، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

ایک شخص سوتے میں پیشاب کر دیا کرتا تھا جس سے روز بستر خراب ہو جاتا اور بی بی کو دھونا پڑتا وہ بہت خفا ہوتی کہ شرم نہیں آتی بڈھا ہو کر بچوں کی طرح سوتے میں پیشاب کر دیتا ہے۔اس نے کہا کہ کیا کروں شیطان خواب میں آتا ہے اور مجھے اٹھالے جاتا ہے کہ چلو سیر کریں پھر پیشاب کا تقاضا ہوتا ہے وہ ایک موری دکھاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں بیٹھ جاؤاور پیشاب کرلو۔ میں موری سمجھ کر پیشاب کرلیتا ہوں ۔جب آنکھ کھلتی ہے تو اپنے آپ کو بستر پر پڑا پاتا ہوں ۔اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ وہ موری نہیں ہوتی محض شیطان کا دھوکا ہوتا ہے۔ وہ غریب لوگ تھے بیوی نے کہا کہ جب شیطان سے ایسی دوستی ہے تو اس سے اپنا کام بھی نکالنا چاہئے کیونکہ جنوں سے لوگوں کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں اور شیطان تو جنوں کا بادشاہ ہے۔اس سے اگر کچھ مانگو گے تو بہت کچھ مل جائے گا اور ہماری یہ غریبی جاتی رہے گی۔ اس نے کہا کہ اچھا اب خواب میں آیا تو اس سے کہوں گا۔ چنانچہ جب وہ رات کو سویا تو شیطان صاحب پھر آموجود ہوئے۔اس نے کہا بس میاں نہ کچھ دیتے ہو نہ دلاتے ہو روز پیشاب ہی کراجاتے ہو یہاں غریبی کے مارے فاقوں کی نوبت ہے۔ اس نے کہا کہ واہ تم نے اس سے پہلے کیوں نہیں کہا۔ یہ بات کیا مشکل ہے چلو میں تمہیں روپیوں کا توڑا دیدوں گا۔ پھر فراغت سے خرچ کرتے رہنا چنانچہ وہ اس کو اٹھا کر ایک شاہی خزانہ پر لے گیا اور وہاں سے روپیوں کی ایک تھیلی نکال کر اس کے کندھے کے اوپر رکھدی کہ لے جاوہ تھیلی اتنی وزنی تھی کہ مارے بوجھ کے میاں کا پاخانہ نکل گیا اب صبح جو آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بستر پر پاخانہ تو موجود ہے اور تھیلی ندارد بیوی نے یہ دیکھ کر کہا کہ اللہ کے واسطے تو موت ہی لیا کر میں ایسے روپیوں سے باز آئی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 233-234، ملفوظ230، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 257، ملفوظ230، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر 1425ھ)

اسی طرح ایک شخص کی حکایت ہے۔ کہ وہ روز بسترہ پرُ یشاب کرلیا کرتا تھا۔اس کی بیوی نے کہا کہ کمبخت توجوان ہو کر بسترہ پرپیشاب کرتا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ کہا کیا بتلاؤں۔ خواب میں ہر روز شیطان آتا ہے کہ آؤ تم کو سیر کرالاؤں ۔ میں اس کے ساتھ چل کھڑا ہوتا ہوں۔ چلتے چلتے پیشاب لگ جاتا ہے۔اس وقت میرے سامنے ایک پاخانہ نظر آتا ہے۔ میں اپنے نزدیک تواس کے قدمچہ پر بیٹھ کرپیشاب کرتا ہوں ۔مگروہ صبح کو بستر ملتاہے۔پیشاب کرتا کہیں ہوں اور نکلتا کہیں ہے۔۔۔۔۔تواس شخص کی بیوی نے کہا۔ کہ اب کے شیطان خواب میں آئے تو اس سے کہنا کہ یار تم ہمارے دوست ہوگئے ہو۔ کچھ ہمارے ساتھ ہمدردی کرو۔ کہ ہم تنگدست غریب آدمی ہیں۔ کہیں سے بہت سامال ہم کو دلوادو۔ مرد نے کہاضرور آج رات کو کہوں گا۔ رات ہوئی اور خواب میں حسب معمول شیطان آیااوراس نے بیوی کا پیغام اس سے بیان کیا، شیطان نے کہا۔ کہ مال تمہارے واسطے بہت اور جتنا چاہو لے لو۔ شیطان ایک خزانہ پر اسے لے گیااور بہت سامال اس کی کمرپر لادااور اتنا لاداکہ اس کے زور سے پاخانہ نکل گیا۔ اب جو صبح کو اٹھے ہیں تومال تو غائب۔ مگر بستر پرپیشاب کے ساتھ پاخانہ بھی موجود ہے۔بیوی نے کہا یہ کیا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ بیوی نے کہا۔ بس جی میں مال سے باز آئی۔ تم پیشاب ہی کرلیا کرو۔ یہ پاخانہ کی مصیبت کون جھیلے۔

(خطبات حکیم الامت، جلد1 صفحہ 447-446، مولوی اشرف علی تھانوی،زمزم بک ڈپو، دیوبند)

(خطبات حکیم الامت، جلد13 صفحہ 369-368، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: شعبان المعظم 1427ھ)

جیسے ایک شخص کا قصہ ہے کہ وہ رات کو بستر پرپیشاب کرلیا کرتا تھا بیوی نے ملامت کی کمبخت یہ کیا حرکت ہے کہ تو بڑی عمر کا آدمی ہو کر رات کو بستر پر موتتا ہے کہنے لگا کہ کیا بتلاؤں رات کو ہر روز شیطان خواب میں آتا ہے کہ چلو سیر کو چلیں میں ساتھ ہو لیتا ہوں راستہ میں پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت میں اپنے نزدیک قدمچہ پر بیٹھ

کر پیشاب کرتا ہوں اور وہ بستر پر نکل جاتا ہے۔ بیوی بھی اس کی بے وقوف تھی کہنے لگی کہ جب شیطان جو جنات کا بادشاہ ہے تمہارا ایسا دوست ہے تو اس سے یوں کہنا کہ ہم غریب آدمی ہیں کہیں سے بہت سا روپیہ ہم کو لادے۔ مرد نے کہا آج کی رات آیا تو ضرور کہوں گا چنانچہ رات کو خواب میں شیطان آیا اور اس نے بیوی کی فرمائش اس سے ظاہر کی۔ شیطان نے کہا یہ کون سی بڑی بات ہے دونوں چلے اور خزانہ میں لے جا کر شیطان نے اس کے اوپر روپیہ لادنا شروع کیا اتنا لادا کہ میاں کا گوہ نکل گیا۔ صبح کو آنکھ کھلی تو خزانہ تو غائب، البتہ بستر پر پیشاب کے ساتھ گوہ کا ڈھیر موجود تھا۔ بیوی نے کہا کیا واہیات ہے؟ اس نے سارا قصہ کہا وہ کہنے لگی کہ میں ایسے خزانہ سے باز آئی تم پیشاب ہی کر لیا کرو۔

(خطبات حکیم الامت، جلد 8 صفحہ 407، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند، اشاعت: اپریل 1998ء)
(خطبات حکیم الامت، جلد 12 صفحہ 321، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: رمضان المبارک 1430ھ)

ایک شخص کی عادت تھی سوتے میں ہمیشہ پیشاب نکل جاتا تھا، اس کی بی بی نے کہا یہ کیا حماقت ہے اس نے کہا خواب میں شیطان آتا ہے اور کہتا ہے چلو سیر کو چلیں لیکن پہلے پیشاب کر لو، میں سمجھتا ہوں پاخانہ ہے پیشاب کو بیٹھ جاتا ہں اور پیشاب نکل جاتا ہے اس کی بی بی نے کہا آج شیطان سے کچھ روپیوں کی فرمائش کرنا اس نے کہا اچھا اگلے روز جب خواب میں پھر شیطان سے ملاقات ہوئی تو کہا یار تم روز بستر پر پیشاب تو کرا دیتے ہو لیکن ہمارے کچھ مدد نہیں کرتے، شیطان نے کہا کس چیز کی ضرورت ہے، غریبی کی شکایت کی، اس نے کہا آپ اگر پہلے سے ذکر کرتے تو اس کا ضرور خیال کیا جاتا۔ شیطان نے اس کو ساتھ لے کر ایک بادشاہ کے یہاں جا کر نقب لگایا اور بہت سے توڑے روپیوں کے اس کی کمر پر لاد دیئے، یہاں تک کہ پاخانہ خطا ہو گیا صبح کو جب آنکھ کھلی تو روپیہ ایک

بھی نہ پایا لیکن بستر آلودہ تھا، اسکی بی بی نے کہا یہ کیا ہوا سب قصہ بیان کیا، بی بی نے کہا ایسے روپیوں سے باز آئی آئندہ معاف رکھو پیشاب ہی کر لیا کرو۔

(خطبات حکیم الامت، جلد3 صفحہ 110-111، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند، اشاعت: مئی 1996ء)

(خطبات حکیم الامت، جلد14 صفحہ 92، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: رجب المرجب 1430ھ)

ایک شخص کی عادت تھی کہ وہ سوتے میں روزانہ پیشاب کر لیا کرتا تھا اور اس کی بیوی اس کو دھوتی تھی۔ ایک روز بیوی نے کہا کہ کمبخت میں تو پیشاب دھوتے دھوتے بھی پریشان ہو گئی۔ آخر تجھ پر یہ کیا شامت سوار ہوتی ہے۔ کہنے لگا کہ میں روزانہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ چل تجھے سیر کرالاؤں جب میں چلنے پر آمادہ ہوتا ہوں تو کہتا ہے کہ پہلے پیشاب تو کر لو میں سمجھتا ہوں کہ پیشاب خانہ میں پیشاب کر رہا ہوں۔ حالانکہ وہ بستر ہوتا ہے۔ بیوی نے یہ خواب سن کر کہا کہ ہم لوگ غریب ہیں۔ شیطان تو جنات کا بادشاہ ہے اس سے کہنا کہ ہم کو کہیں سے کچھ روپیہ لادے۔ چنانچہ شوہر نے کہنے کا وعدہ کیا رات کو جب سویا تو شیطان پھر خواب میں آیا۔ اس نے شیطان سے کہا کہ یار ہم خالی خولی نہیں چلتے کہیں سے کچھ روپیہ دلواؤ۔ شیطان نے کہا یہ کیا مشکل ہے تم میرے ساتھ چلو جس قدر روپیہ کہو گے ملے گا۔ اس نے ایک بادشاہ کے خزانہ کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا اور ایک گٹھڑی میں بہت سے روپیہ بھر کر اس کے کندھے پر رکھ دیا اس میں اس قدر بوجھ تھا کہ مارے بوجھ کے اس کا پاخانہ نکل پڑا۔ جب صبح ہوئی تو بستر پر پاخانہ دھرا ہوا ہے۔ پوچھا کہ یہ کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ شیطان نے روپیوں کے اس قدر توڑے میرے کندھے پر رکھ دیئے کہ بوجھ کے مارے پاخانہ خطا ہو گیا۔ وہ کہنے لگی میاں تم پیشاب ہی کر لیا کرو۔ ہمیں روپیوں کی ضرورت نہیں۔ خدا کے لئے ہگا تو نہ کرو۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 27-28، صفحہ 41-42، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الاول 1425ھ)

ایک شخص کا قصہ ہے کہ وہ رات کو بستر پر پیشاب کر لیا کرتا تھا۔ بیوی نے ملامت کی کمبخت یہ کیا حرکت ہے کہ تو بڑی عمر کا آدمی ہو کر رات کو بستر پر موتتا ہے کہنے لگا کیا بتلاؤں رات کو ہر روز شیطان خواب میں آتا ہے کہ چلو سیر کو چلیں میں ساتھ ہو لیتا ہوں راستہ میں پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے، اس وقت میں اپنے نزدیک قدمچہ پر بیٹھ کر پیشاب کرتا ہوں اور وہ بستر پر نکل جاتا ہے۔ بیوی بھی اس کی بیوقوف تھی کہنے لگی کہ جب شیطان جو جنات کا بادشاہ ہے تمہارا ایسا دوست ہے تو اس سے یوں کہنا کہ ہم غریب آدمی ہیں کہیں سے بہت سا روپیہ ہم کو لادے۔ مرد نے کہا آج کی رات آیا تو ضرور کہوں گا۔ چنانچہ رات کو خواب میں شیطان آیا اور اس نے بیوی کی فرمائش اس سے ظاہر کی۔ شیطان نے کہا یہ کون بڑی بات ہے دونوں چلے اور خزانہ میں لیجا کر شیطان نے اس کے اوپر روپیہ لادنا شروع کیا اتنا لادا کہ میاں کا گوہ نکل گیا۔ صبح کو آنکھ کھلی تو خزانہ تو غائب البتہ بستر پر پیشاب کی ساتھ گوہ کا ڈھیر موجود تھا۔ بیوی نے کہا کیا واہیات ہے۔ اس نے سارا قصہ کہا وہ کہنے لگی کہ میں ایسے خزانہ سے باز آئی تم پیشاب ہی کر لیا کرو۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد 2، صفحہ 108-109، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

فیض کے بجائے حیض

اس زمانہ خیر و برکت میں ایک مرتبہ مدرسہ میں ایک انجمن قائم ہوئی تھی فیض رسان اس کا نام رکھا گیا ایک لڑکا تھا فیض محمد اس کے نام پر انجمن کا نام رکھا گیا تھا حضرت

مولانا محمد یعقوب صاحب۔۔۔نے سنا فرمایا کہ خبیثو ایک ایک آؤ سب کو ٹھیک کروں گا میں انجمن قائم کراؤں گا اور سب نالائقوں کو نکالوں گا بس فیض کے بجائے حیض جاری ہو گیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ16، ملفوظ2، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد6، صفحہ28، ملفوظ2، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، مطبع: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: محرم1424ھ)

کنواری لڑکی اور بیوہ عورت سے شادی

ایک دوسری مثال بھی ہے کہ ایک تو کنواری لڑکی سے نکاح کیا جاوے اور ایک بیوہ عورت سے کنواری لڑکی کو تو جس ڈھنگ پر چاہو لے آؤ لیکن بیوہ عورت خواہ دوسرے خاوند پر عاشق ہو جائے مگر اس میں پہلے خاوند کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور رہتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ22، ملفوظ17، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ35، ملفوظ17، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

عاشق سے کہنا۔۔۔میری بہن زیادہ خوبصورت

ایک حکایت یاد آئی ایک شخص ایک عورت کے پیچھے ہو لیا اس نے دریافت کیا تو میرے پیچھے کیسے آ رہا ہے۔ کہا کہ میں تجھ پر عاشق ہو گیا ہوں اس عورت نے کہا کہ مجھ پر عاشق ہو کر کیا لے گا۔ میری بہن مجھ سے بہت زیادہ حسین اور خوبصورت پیچھے آ رہی ہے

اس پر عاشق ہو۔ ابوالہوس تو تھا ہی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا اس عورت نے ایک دھول رسید کی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ50-51، ملفوظ50، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ68، ملفوظ50، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

بازاری عورت اور شیخ سے موازنہ

دیکھئے بازاری عورت سے عشق ہو جاتا ہے جو حقیقت میں فسق ہوتا ہے تو اس کے کس قدر ناز اٹھائے جاتے ہیں اگر اس کا نصف۔ ثلث۔ ربع بھی اپنے مصلح دین کے ناز اٹھائے جاویں تو نہ معلوم چند روز میں کیا ہو جاوے۔ کیا شیخ کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی بازاری عورت کی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ128، ملفوظ150، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ156، ملفوظ150، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

ذکر کے اندر مزا نہیں۔۔۔پرانی جورو اماں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جی ہاں لذت اور مزے کے لوگ درپے ہیں یہ طریق کی حقیقت سے بے خبری کی دلیل ہے اکثر لوگ خطوط میں شکایت لکھ کر بھیجتے ہیں کہ شروع شروع میں تو ذکر کے اندر مزا آتا تھا اب نہیں آتا۔ اس کا جواب

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔۔۔نے ایک مجذوبانہ رنگ میں عجیب طرح ارشاد فرمایا۔ایک شخص نے یہی عرض کیا تھا کہ حضرت اب ذکر میں پہلے جیسا مزا نہیں آتا فرمایا کہ میاں تم نے سنا نہیں پرانی جورو اماں ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ،جلد8،صفحہ281،ملفوظ447،مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،بیرون بوہڑ گیٹ،ملتان،اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ،جلد8،صفحہ330، ملفوظ447،مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان)

اور نکاح کا قصہ یہ ہے کہ ہمیشہ باہر آرام کرتا ہوں ہر ماہ جب عورت غسل کرتی ہے اس روز ایک مرتبہ جاتا ہوں۔ عروس نو کا لطف اٹھاتا ہوں۔ فرمایا مولانا فضل الرحمان صاحب سے کسی نے کہا کہ ذکر میں پہلا سا لطف نہیں آتا۔ فرمایا پرانی جورو اما ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ،جلد29،صفحہ375،مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان،طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان،اشاعت ربیع الثانی1425ھ)

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ایک مرید نے کہا کہ حضرت اب تو ذکر میں لذت نہیں آتی فرمایا پرانی بیوی اماں ہو جاتی ہے۔

(خطبات حکیم الامت،جلد4صفحہ355،مولوی اشرف علی تھانوی،زمزم بک ڈپو،دیوبند)

(خطبات حکیم الامت،جلد20صفحہ290،مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان،طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان،اشاعت: ربیع الاوّل1429ھ)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی سے سوال کیا تھا کہ حضرت ذکر میں مزہ نہیں آتا،فرمایا کہ بھائی پرانی جورو اماں ہو جاتی ہے۔

(خطبات حکیم الامت،جلد10صفحہ266،مولوی اشرف علی تھانوی،زمزم بک ڈپو،دیوبند،اشاعت:اکتوبر 2006ء)

(خطبات حکیم الامت،جلد29صفحہ229،مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان،طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان،اشاعت: ربیع الاوّل1428ھ)

مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ذاکر نے شکایت کی کہ حضرت اب ذکر میں پہلے جیسی لذت نہیں آتی فرمایا تم نے سنا نہین کہ کہ پُرانی جورو اماں ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ کیا عجیب مثال دی۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد1، صفحہ 67، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

بے ادبی اور گستاخی۔۔۔گستاخانہ حکایات بیان کرنا

ایک امیر کی حکایت بیان کرتا ہوں۔ بھوپال کی ایک رئیسہ جو کانپور میں رہتی تھیں۔ ان کا لڑکا ایک استاد سے پڑھتا تھا۔ سبق میں حضرت زلیخا کا قصہ آیا تو اس لڑکے نے ایک بے ہودہ نوکر کے بہکانے سے سوال کیا کہ مولوی صاحب حضرت زلیخا کی چھاتیاں کیسی تھیں۔۔۔۔جواب میں کہا کہ جیسی تیری ماں کی چھاتیاں۔لڑکے نے اس کی شکایت اپنی والدہ سے کی کہ آپ کو گالی دی ان بی بی نے استاد کو دروازہ پر بلا کر واقعہ دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کہا انہوں نے کہا کہ لڑکے نے آپ سے پوری بات نہیں کہی۔ واقعہ یہ ہے اور یہ مسلم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بیویاں امت کی مائیں ہیں تو حضرت زلیخا میری ماں ہیں اس نے میری ماں کو کہا میں نے اس کی ماں کو کہہ دیا یہ سن کر وہ بی بی آگ ہو گئیں اور یہ کہا کہ آپ نے اس نالائق کے منہ پر جوتہ نہ مارا اور اس لڑکے سے کہا کہ خبیث جا دور ہو میرے سامنے سے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 55-56، ملفوظ58، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 73-74، ملفوظ58، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

عشق کے لئے بازار میں لنگوٹی باندھ کر بیٹھنا شرط

فرض کیجئے کہ کسی کا کسی عورت پر دل آگیا اور اس قدر عشق بڑھا کہ اس کے راضی کرنے کی کوشش میں اس نے اپنا سارا مال و متاع خرچ کر ڈالا اور یہ بک بینی و دو گوش رہ گیا مگر پھر بھی وہ ملنے پر راضی نہ ہوئی۔ پھر خود بخود رحم کھا کر اس نے ایک دن کہا کہ میرے ملنے کی اب ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ ایک لنگوٹی باندھ کر بازار کے اس سرے سے اس سرے تک سات پھیرے لگاؤ اس نے اس کو ہزار غنیمت سمجھا اور ایسا کرنے پر فوراً آمادہ ہو گیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 227، ملفوظ 226، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ 250، ملفوظ 226، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر 1425ھ)

مرد ہوں یا نہیں۔۔۔ آد کھادوں

تھانوی صاحب کبر کی بدنامی لذیر ہے بہ نسبت تملق کی بدنامی کے، بیان کرتے ہیں۔

نواب صاحب۔۔۔۔۔ کی حکایت سنی ہے۔ ولایت میں عورتوں کے ساتھ تو بدکاری ہے ہی اب مردوں کے ساتھ بھی ہونے لگی ہے۔ چنانچہ نواب صاحب موٹر میں بیٹھ کر کہیں جارہے تھے اتنے میں ایک لڑکا جو ان لوگوں میں حسین تھا آیا اور نواب صاحب کے ساتھ موٹر میں بیٹھنے کی اجازت چاہی۔ نواب صاحب نے یہ سمجھ کر کہ لڑکا ہے تفریح کے لئے جاتا ہوگا اپنے ساتھ بٹھالیا۔ اب وہ اپنے ناز و انداز عشوہ و کرشمہ دکھانے لگا لیکن نواب صاحب کو کوئی التفات نہیں ہوا خواہ عفیف ہونے کے سبب یا انہیں اس فعل سے

طبعی نفرت ہو کیونکہ بعضوں کو اس فعل ہی سے نفرت ہوتی ہے اس میں مذاق مختلف ہیں۔ جب وہ اترنے لگا تو کیا کہتا ہے کہ کیا آپ نامرد ہیں جو میری باتوں سے مطلق متاثر نہ ہوئے۔ تو نامردی کی بدنامی اچھی ہے فسق و فجور کی بدنامی سے۔ اب کیا وہ جوش میں آکر اس سے بدفعلی کرنے لگتے کہ اچھالے میں تجھے دکھادوں کہ میں نامرد نہیں ہوں اور تجھے بھی خبر ہو جائے کہ میں مرد ہوں۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ245، ملفوظ233، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، طباعت: روحانی آرٹ پریس ملتان، اشاعت: شعبان1416ھ)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد9، صفحہ267-268، ملفوظ233، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: صفر المظفر1425ھ)

جورو کی بغل میں سونا۔۔۔کیسے دیکھا؟

خود پیرومرشد حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اخلاق کی یہ حالت تھی کہ ایک خانصاحب آپ کی خدمت میں اکثر دوپہر کے وقت آیا کرتے وہی وقت حضرت کے آرام کا ہوتا تھا مگر ان کی وجہ سے دوپہر میں بیٹھے رہتے اور کبھی منع نہیں فرمایا ایک روز حافظ محمد ضامن صاحب نے دیکھ لیا فرمایا کہ:۔

"خانصاحب رات بھر تو جورو کی بغل میں پڑے سوتے رہتے ہو اور اللہ والے رات کو جاگتے ہیں"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ256، ملفوظ352، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ224، ملفوظ352، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ1423ھ)

تعبیر۔۔۔۔ بازاری عورت سے منہ کالا

اپنے اکابر کے علوم کی شان خواب کی تعبیر بیان کرنے پر تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ سبحان اللہ ! ان حضرات کے کیسے علوم تھے کہ :۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب۔۔۔سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری گود میں ایک بہت وزنی لڑکی ہے اور میں ثقل کی وجہ سے اس کو کہیں رکھنا چاہتا ہوں ایک کتیا نظر آئی اس کا پیٹ چاک کر کے اس لڑکی کو اس میں رکھ دیا۔ وہ کتیا میرے ساتھ ہولی چونکہ میری لڑکی اس کے پاس ہے میں بار بار اس کو مڑمڑ کر دیکھتا ہوں۔ اور یہ اندیشہ ہے کہ یہ کہیں چل نہ دے تھوڑی ہی دور چلا تھا وہ کتیا غائب ہوگئی۔ مولانا نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تعبیر نہیں آتی۔ پھر دوسرے وقت آنا اگر سمجھ میں آگئی بیان کردوں گا۔ وہ شخص دوسرے وقت آیا کہ نماز میں قلب پر تعبیر وارد ہوئی کہ تم کو شہوت کا تقاضا ہوا ہے تم نے کسی بازاری عورت سے منہ کالا کیا اس کو لڑکی کا حمل ٹھہرا لڑکی پیدا ہونے سے تم کو اس سے تعلق زائد ہوا پھر اس نے بے وفائی کی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 281، ملفوظ 292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان, اشاعت 27 محرم الحرام 1416ھ/ بمطابق 1995ء)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد1، صفحہ 235، ملفوظ 292، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

مس ہوگیا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت فلاں شخص باوجود دیندار ہونے کے مسخرے ہیں اور ان کی بعض باتیں مسخرے پن کی بیان کیں، حضرت والا نے سن کر مزاحاً فرمایا کہ "ان کو مس ہوگیا ہوگا، کسی خر سے" یہ اس کا اثر ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 90، ملفوظ 114، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 89، ملفوظ 114، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

مِس سے مَس

تھانوی صاحب اپنا ذوق مذاق یوں بیان کرتے ہیں۔

مِس سے مَس ہوتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 175، ملفوظ 229، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 154، ملفوظ 229، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاوّلیٰ 1423ھ)

کھانے کا تعلق باہ سے

تھانوی صاحب نے مزاحاً کہتے ہیں۔

"کھانے کا تعلق باہ سے ہے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 263، ملفوظ 384، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، پریس اعلان حق، اشاعت ربیع الاوّل 1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد2، صفحہ 261، ملفوظ 384، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الثانی 1429ھ)

آمادہ نر آگیا

تھانوی صاحب ایک جگہ مزاحاً فرماتے ہیں۔

"آمادہ نر آ گیا"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ307، ملفوظ334، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت ربیع الاول1416ھ، پریس صفدر منیر)
(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد4، صفحہ255، ملفوظ334، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت شوال1423ھ)

کھایا تھا منڈوا ہگا باجرا

فرمایا کہ یہاں ایک شخص گرمیوں میں جنگل سے آ رہا تھا راستہ میں مدرسہ ہے وہاں ماموں صاحب درس دے رہے تھے کھڑکی میں سے ان پر نظر پڑ گئی ان کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا کہ تم بہت شعر کہتے ہو ہمارے مصرعہ پر تو گرہ لگاؤ فرمایا کہو اس نے کہا کہ۔

سنو دوستوں ہے عجب ماجرا

ماموں صاحب نے فی البدیہہ فرمایا۔

کھایا تھا منڈوا ہگا باجرا

بس وہ بڑ بڑاتا ہوا چلا گیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد11، صفحہ2273، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت مئی 2001ء)

فرمایا کہ ماموں شوکت علی صاحب سے ایک صاحب راحت علی نے کہا کہ میں ایک مصرعہ سناتا ہوں اسکا دوسرا مصرعہ تم کہہ دو ماموں صاحب نے کہا، کہیئے انہوں نے کہا وہ مصرعہ یہ ہے۔

سنو دوستو ہے عجب ماجرا

ماموں صاحب نے دوسرا مصرعہ یہ لگایا۔

کہ کھایا تھا منڈواہگا باجرا

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد18، صفحہ97، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

ہے ناپدوڑے کا

فرمایا کہ مولوی غوث علی صاحب ملفوظات میں ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے کہ اتفاق سے گھر میں بیٹھے ہوئے ان ک ریح صادر ہوگئی بس گھر سے نکل گئے وہ تین برس کے بعد آئے کہ اب توسب بھول بھال گئے ہوں گے مگر احتیاطاً دروازہ پر آکر ٹھہرے کہ پہلے سن لوں میرا کوئی تذکرہ تو نہیں ہے۔ اتفاق سے وہاں ان کے ایک لڑکے سے کوئی خطا ہوگئی تھی جس سے اس کی ماں کہہ رہی تھی کہ :۔

"ہے ناان پدوڑے کا"

بس یہ سن کر بھاگے کہ ابھی وہ بات یاد ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد11، صفحہ274، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت مئی 2001ء)

رنڈے ہوں یا رنڈی

ایک صاحب نے غلط فہمی کی وجہ سے پوچھا کہ حضور کے پاس رنڈی تو کوئی نہیں آتی۔ فرمایا کہ رنڈے تو آتے ہیں۔ وہ تو ایک ہی ہیں چاہے رنڈے ہوں یا رنڈی ہوں۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد16، صفحہ161، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

بیوی کو بغل میں لیکر ذکر کرو لذت آئے گی

۔۔۔۔اگر لذت ہی مقصود ہے تو بیوی کو بغل میں لے کر ذکر کیا کریں واللہ ! بہت لذت آئے گی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 17، صفحہ 118، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

عورتوں کا ختنہ۔۔۔گالیاں سنائیں

ایک ہمارے ہم سبق تھے۔ عورتوں نے ان کے وطن میں ان سے وعظ کے لئے کہا وعظ میں آپ نے کہا کہ عورتوں کو بھی ختنہ کرانی چاہیے۔ یہ سن کر عورتیں بہت بگڑیں اور ان کو خوب گالیاں سنائیں کہ اپنی ماں کی کرا۔ اپنی بہن کی کرا۔ انہیں پیچھا چھڑانا مشکل پڑ گیا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 17، صفحہ 266، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

مزا مذی نکلنے میں ہے

میں نے اس پر کہا تھا کہ مزہ تو مذی نکلنے میں آتا ہے لوہے کے چنے چبانے میں مزہ کہاں۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 19، صفحہ 306، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر 1425ھ)

مستی سوار۔۔۔اونٹنی کے منہ کا بوسہ

ایک شخص سفر میں اونٹنی پر سوار تھا شیطان نے بہکایا مستی سوار ہوئی کہ اونٹنی کو بوسہ لینا چاہئے مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کیونکر لوں گردن لمبی ہے منہ کیسے پہنچے شیطان نے بھی بہت سوچا کہ کیاتدبیر سوجھاؤں مگر کچھ سمجھ نہ آیا۔ آخر اس نے خود ہی ایک بات نکالی وہ یہ کہ ایک ٹہنی ہری توڑی اور اونٹنی کے منہ کے قریب کی اس نے منہ اس کے کھانے کو اس طرف کیا اس نے ٹہنی کو پیچھے ہٹا لیا اس نے اور گردن موڑی اس نے ٹہنی اور پیچھے کو کرلی یہاں تک کہ منہ قریب آگیا اور اس نے وہ حرکت نا معقول کی۔ بعد میں پشیمان ہوا۔ اور شیطان پر لعنت کی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد19، صفحہ314، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر1425ھ)

گُو آ رہی ہے۔۔۔ دیر ہوتی دلیل سامنے ہوتی

قصہ بیان فرمایا کہ ایک بادشاہ نے سنا کہ دکن کی عورتیں بدتمیز ہوتی ہیں اس کی جانچ کیلئے اس نے مختلف عورتوں کو مع ایک دکن کی عورت کے بلا کر محل سرائے میں رکھا جب رات آخری ہوئی تو بادشاہ نے ان عورتوں سے پوچھا کہ بتاؤ کتنی رات ہے سب نے جواب دیا کہ صبح قریب ہے بادشاہ نے سب سے سوال کیا کہ تم نے کیسے جان لیا ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ میری نتھ کے موتی ٹھنڈے ہیں اس سے پہچانا دوسری نے کہا کہ پان کا مزہ بدلا ہوا ہے تیسری بولی کہ شمع کی روشنی ہلکی پڑ گئی ہے دکن والی بولی کہ "گُو" آ رہی ہے وہ روزانہ صبح کو پاخانہ جاتی تھی اس سے جانا کہ صبح قریب ہے پھر حضرت والا (تھانوی) نے فرمایا کہ سب سے زیادہ صریح دلیل یہ تھی جو دکھن والی نے بیان کی اگر تھوڑا دیر اور ہوتی تو دلیل سامنے ہی آجاتی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد18، صفحہ130، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر1425ھ)

عضو تناسل کو تانے ہوئے

۔۔۔۔حضرت ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے عضو تناسل کو تانے ہوئے اور اس میں ڈورا باندھے ہوئے ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ نعوذ باللہ یہ الف ہے اللہ کا شاہ صاحب نے فرمایا کہ جاؤ اور اسکی کمر میں اتنی زور سے لات مارو کہ وہ گر پڑے اور کہو، او بے وحدت خود منڈے کیا بکتا ہے (خود منڈے، بے پیرے، خود رو) الف خالی ہوتا ہے اور اسکے نیچے دو نقطے ہیں چنانچہ مولوی نصیر الدین صاحب نے ایسا ہی کیا اور اسکا اثر یہ ہوا کہ اس فقیر کے پیچھے تالی بج گئی اور وہ نہایت خفیف ہو کر چلدیا۔

(ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء، حکایت 21، صفحہ 30، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ عمر فاروق، 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی، طابع: القادر پرنٹنگ پریس کراچی، اشاعت اوّل: نومبر 2009)

فحش حکایت۔۔۔اب کے ماروں تیری

حضرت حافظ صاحب کے مزاج اور خوش مزاجی کے بہت قصے بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار فرمایا۔ حافظ صاحب کو مچھلی کے شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک بار ندی پر شکار کھیل رہے تھے۔ کسی نے کہا "حضرت، "میں" آپنے فرمایا:۔

"ابکے ماروں تیری"۔

(حکایات اولیاء، حکایت 209، صفحہ 190، مولوی اشرف علی تھانوی، دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی، طبع اول: طباعت: احمد پرنٹنگ کارپوریشن کراچی)

(ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء، حکایت 209، صفحہ 165، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ عمر فاروق، 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی، طابع: القادر پرنٹنگ پریس کراچی، اشاعت اوّل: نومبر 2009)

بازاری عورت کا عاشق

اسی طرح جب کوئی کسی پر عاشق ہوتا جاتا ہے تو اس کو اپنی ذت اور رسوائی میں مزا آتا ہے چنانچہ عاشق اسی لئے اپنی عزت وغیرہ سب خوشی خوشی قربان کردیتا ہے۔

جیسے ایک شخص کی حکایت ہے کہ اس کی بیوی بہت حسین تھی مگر پھر بھی وہ کمبخت ایک بازاری عورت پر عاشق تھا اس کی بیوی نے خیال کیا شاید وہ کچھ مجھ سے زیادہ حسین ہوگی جو میاں کو اُدھر ہی التفات ہے اور مجھ سے بے رخی ہے اتفاق سے ایک دن وہ بازاری عورت خود اس شخص کی بیٹھک میں آئی بیوی کو خبر ہوئی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو وہ اتنی کالی تھی کہ کوے سے بھی زیادہ۔ اب بیوی کو بڑی حیرت ہوئی۔ میاں کو اس کی کون سی ادا بھائی ہے وہ سوچ رہی تھی کہ اتنے میں شوہر باہر سے آیا تو بازاری عورت نے صورت دیکھتے ہی اس کے چار جوتے لگائے کہ بھڑوے تو اب تک کہاں تھا ہم تو انتظار میں سوکھ گئے اور تیرا پتہ ہی نہیں جوتے کھا کر میاں صاحب ہنسے اور اس کی خوشامدیں کرنے لگے بیوی نے بھی یہ انداز دیکھے تو سمجھ گئی کہ اس مرد کو مار کھانے ہی میں مزا آتا ہے۔ اب جو شام کو مرد گھر میں آیا تو بیوی نے بھی چار جوتے لگائے کہ نالائق اب تک کہاں تھا۔ دن بھر سے تیرا پتہ نہیں کہاں مارا مارا پھرتا ہے۔ تو آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ بی! بس تیرے اندر اسی کی کسر تھی۔ اب میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ اب تو گھر میں ہی دعوت موجود ہے۔

(خطبات حکیم الامت، جلد 2 صفحہ 343-344، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند)

(خطبات حکیم الامت، جلد19 صفحہ 293، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: ذیقعدہ1428ھ)

مشہور ہے کہ ایک شخص بیوی پر توجہ نہ کرتا تھا اور کسی بازاری عورت سے تعلق پیدا کرلیا تھا۔ بیوی کو یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بازاری عورت مجھ سے زیادہ حسین ہو لیکن تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ بالکل کالی بھجنگ ہے سخت تعجب ہوا اور اب وہ اس فکر میں لگی کہ آخر اس میلان کا سبب کیا ہے۔ چھان بین سے معلوم ہوا کہ جب یہ شخص اس کے پاس جاتا ہے تو دور ہی سے دیکھ کر اس کو برا بھلا کہنا شروع کرتی ہے اور خوب جوتیوں سے خبر لیتی ہے۔ کہنے لگی کہ کیا مشکل کام ہے آج سے میں بھی یہی وتیر اختیار کروں گی چنانچہ جب شوہر آیا تو اس نے دروازے ہی سے اس کی خبر لینی شروع کی اور خوب جوتیوں سے پیٹا کہنے لگا کہ بس اب میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ آج تک تجھ میں یہی کسر تھی سو اب وہ پوری ہو گئی۔

(خطبات حکیم الامت، جلد2 صفحہ 121، مولوی اشرف علی تھانوی، زمزم بک ڈپو، دیوبند)

(خطبات حکیم الامت، جلد19 صفحہ 102، مولوی اشرف علی تھانوی،ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: ذیقعدہ1428ھ)

مشہور ہے کہ ایک شخص بیوی پر توجہ نہ کرتا تھا اور کسی بازاری عورت سے تعلق پیدا کرلیا تھا۔ بیوی کو یہ خیال ہوا کہ شاید وہ بازاری مجھ سے زیادہ حسین ہو لیکن تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ بالکل کالی بھجنگ ہے۔ سخت تعجب ہوا اور اب وہ اس فکر میں لگی کہ آخر اس میلان کا سبب کیا ہے۔ چھان بین سے معلوم ہوا کہ جب یہ شخص اس کے پاس جاتا ہے تو دور ہی سے دیکھ کر اس کو برا بھلا کہنا شروع کرتی ہے اور خوب جوتیوں سے خبر لیتی ہے کہنے لگی یہ کیا مشکل کام ہے۔ آج سے میں بھی یہی وطیرہ اختیار کروں گی۔ چنانچہ جب شوہر آیا تو اس نے دروازے ہی سے اس کی خبر لینی شروع کی۔ اور خوب جوتیوں سے

بیٹا کہنے لگا بس اب میں کہیں نہ جاؤں گا۔ آج تک تجھ میں یہی کسر تھی سو اب وہ پوری ہو گئی۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد 27-28، صفحہ 18، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت ربیع الاول 1425ھ)

ایک شخص کی حکایت ہے کہ اس کی بیوی نہایت حسین تھی مگر وہ اسے منہ نہ لگاتا تھا بلکہ ایک رنڈی سے پھنسا ہوا تھا بیوی کو فکر ہوئی کہ دیکھنا چاہیے وہ رنڈی کیسی ہے، دیکھا تو صورت میں خاک بھی نہ تھی مگر حالت یہ تھی کہ میاں جب اس کے پاس پہونچتے تو اس نے دو چار جوتے لگائے کہ بھڑوے کہاں تھا اتنی دیر کہاں لگائی وہ جوتے مارتی جاتی اور یہ خوشامدیں کرتا بیوی نے سمجھ لیا کہ اس مرد کے لئے اس انداز کی ضرورت ہے چنانچہ اس کے بعد جو مرد گھر میں آیا تو بیوی نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا کہ دو چار جوتے لگائے اور گالیاں برسانے لگی تو وہ مرد ہنس کر کہنے لگا کہ بی تیرے اندر بس اسی کی کسر تھی اب سے میں کہیں نہ جاؤں گا۔

(مواعظ اشرفیہ، جلد 2، صفحہ 355، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

پاخانہ میں مزا لینے کے لئے جانا

اس کی مثال تو ایسی ہوئی جیسے پاخانہ میں جانا اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ بھی ضروری چیز ہے لیکن کوئی یوں کرے کہ ایک دفعہ کی جگہ دو دفعہ پاخانہ جائے، ایک دفعہ تو رفع ضرورت کے لیے اور ایک دفعہ وہاں کا مزہ لینے کے لیے کہ وہاں بیٹھ کر یہ دیکھے کہ ایسی لینڈی ہے ایسا قدمچہ ہے ایسی موری ہے ایسے گجر گجر کیڑے اس میں چل رہے ہیں۔

(خطبات حکیم الامت، جلد10 صفحہ 199-200، مولوی اشرف علی تھانوی،زمزم بک ڈپو، دیو بند، اشاعت: اکتوبر 2006ء)
(خطبات حکیم الامت، جلد29 صفحہ 171-172، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: ربیع الاوّل 1428ھ)

چولہے کی طرف سرین کرنا

جیسے ایک مسخرہ کی حکایت ہے کہ اس کو رس کی کھیر کا شوق ہوا لوگوں سے ترکیب پوچھی معلوم ہوا کہ چاول اور رس کو ملا کر آگ پر پکانا پڑتا ہے اور گھوٹنا بھی پڑتا ہے کہنے لگا یہ تو بکھیڑا ہے آپ نے کیا کیا چاول کچے پھانک کر اور سے رس پی لیا اور چولہے کی طرف سرین کر کے کھڑا ہو گیا کہ آنچ لگ کر کہ پیٹ میں سب پک جائے گا۔

(خطبات حکیم الامت، جلد11 صفحہ 120-121، مولوی اشرف علی تھانوی،زمزم بک ڈپو، دیو بند، اشاعت: اکتوبر 2006ء)
(خطبات حکیم الامت، جلد21 صفحہ 125، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت: جمادی الاولیٰ 1431ھ)

حافظ جی۔۔۔فاحشہ عورتوں سے منہ کالا

ایک اندھے حافظ جی کا قصہ ہے کہ ان کو حوروں کی بہت تمنا تھی روز دعا کرتے تھے کہ اے اللہ حور کو بھیجدے۔ پڑوس میں چندہ فاحشہ عورتیں رہتی تھیں انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اندھا روز حور کی دعا کرتا ہے لاؤ آج س سے مذاق کریں اور حوروں کا مزہ چکھائیں ہم میں سے ایک ایک اُس کے پاس جائے کہ حافظ جی میں حور ہوں مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ چنانچہ پہلے ایک آئی اور کہا حافظ جی میں حور ہوں مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی حافظ جی بڑے خوش ہوئے اور اس سے منہ کالا کیا وہ نکلی تو دوسری

پہنچی خیر حافظ جی اس سے بھی مشغول ہوئے۔ پھر تیسری پہنچی پھر بھی کچھ ہمت کی اب چوتھی پہونچی پھر پانچویں تو حافظ جی حوروں کو گالی دے کر گھبرا کر کہتے ہیں کہ کیا سارے حوریں میرے ہی حصہ میں آگئیں ، جاؤاب کسی اور کے پاس جاؤ مجھے حور نہیں چاہیے میں حوروں سے باز آیا۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد1، صفحہ 150-151، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

منی کے قطرے پیٹ میں۔۔۔شر مگاہ سے نکلا

۔۔۔اول تیرا باپ تیری ماں کے پاس گیا تھا جس سے منی کے کچھ قطرے تیری ماں کے پیٹ میں اندر جو رحم ہے اس میں گرے تھے پھر رحم کے اندر اس کی پرورش ہوئی کہ خون بنا اور خون سے علقہ پھر مضغہ بنا پھر گوشت میں ہڈیاں بنیں پھر جسم کامل تیار ہو گیا تو اس میں روح پڑی جس کی پرورش عرصہ تک خون رحم سے ہوتی رہی پھر نو ماہ کے بعد تو شر مگاہ مادر سے نکلا اور اب وہی خون رحم دودھ کی شکل میں ماں کی پستان میں آگیا جس سے دو برس تک پروش پاتا رہا۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد2، صفحہ 38، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

درویش کا بادشاہ کو شہوت کی گولی دینا

حکایت مشہور ہے کہ ایک بادشاہ کسی درویش سے ملا کرتے تھے ایک مرتبہ جب چلنے لگے تو فقیر نے ایک گولی منگا کر ان کو دی بادشاہ نے درویش کا تبرک سمجھ کر اس کو کھا لیا تھوڑی دیر کے بعد اس قدر غلبہ شہورت ہوا کہ بے تاب ہوگئے تمام بیبیوں اور لونڈیوں سے صحبت کی لیکن پھر بھی چین نہ آیا۔۔۔

(مواعظ اشرفیہ، جلد2، صفحہ 310، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

حسین پری سمجھ کر بدصورت سے مشغول۔۔۔ نتیجہ

کوئی شخص اندھیری رات میں کسی عورت سے مشغول ہوا اس وقت تو وہ یہ سمجھ کر خوش ہوتا رہا کہ میں حسین پری کو بغل میں لئے ہوئے ہوں مگر جب صبح ہوئی تو اس وقت معلوم ہوا کہ ساری رات ایک بڑھیا چڑیل کے ساتھ مشغول رہا تھا۔ اب اس کی حسرت قابل دید ہے کہ وہ اپنے اور ہزار نفریں کرتا ہے اور رات کے قصہ کو یاد کر کے اُسے خود قے آتی ہے۔

(مواعظ اشرفیہ، جلد6، صفحہ 186-187، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ کراچی)

عورت کا ریل کے پاخانہ میں بچہ جمنا

ایک عورت ریل میں سفر کر رہی تھی ۔ اور اُسکے ایّام وضع قریب تھے وہ جو ضرورت سے ریل کے پاخانہ میں گئی۔ اُسی وقت اسکے درد شروع ہوا اور بچہ نکل کر پاخانہ کی موری میں سے نیچے گر پڑا ماں تو یہ دیکھ کر تڑپ گئی اور سخت بیچین ہو کر باہر آئی اور ریل کی روکنے کی زنجیر کھینچ لیا ریل رُکی اور گارڈ وغیرہ کو یہ قصہ معلوم ہوا تو فوراً ڈریور انجن کو تنہا لے کر پیچھے لوٹا دور جا کر بچہ نظر پڑا۔ کہ دونوں پٹریوں کے بیچ میں پڑا ہوا ہاتھ پیر چلا رہا اور انگوٹھہ چوس رہا ہے اور اسکے بدن میں کسی جگہ بھی چوٹ نہ آئی تھی ڈریور نے دوڑ کر اُسکو اُٹھایا اور خوش خوش واپس ہوا اور ماں کو لاکر دیدیا وہ تو گویا مر کر زندہ ہو گئی۔ پھر ریل روانہ ہو گئی۔

(مواعظ اشرفیہ ہ، جلد10، صفحہ 76، مولوی اشرف علی تھانوی، مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء، متصل مسافر خانہ، بندر روڈ کراچی)

بہشتی زیور عورتوں کے لئے

تھانوی صاحب کی ایک مشہور کتاب "بہشتی زیور ہے جس کے متعلق تھانوی صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے یہ کتاب لڑکیوں کے لئے لکھی ہے اُنہیں کے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔

"مدت دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کرکے علم دین کو اُردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھلایا جاوے"۔

(بہشتی زیور، ص16، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، طبع اوّل 1987ء)

اور ساتھ میں تھانوی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ

" جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو اِس میں نہ لیا جاوے"

(بہشتی زیور، ص16، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، طبع اوّل 1987ء)

مفتی محمد شفیع دیوبندی بہشتی زیور پڑھنے کے متعلق لکھتے ہیں۔

" ہمارے گھر بہشتی زیور سب لڑکیاں پڑھتی ہیں"

(مجالس حکیم الامت، ص12، مفتی محمد شفیع، دارالاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ، اُردو بازار کراچی)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد24، صفحہ 20، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان، اشاعت رجب المرجب 1422ھ)

اب آپ یہ دیکھیں کہ اسی کتاب "بہشتی زیور" یا "کوک شاشتری" میں تھانوی صاحب نے ایک عنوان دیا ہے:۔

"مردوں کے امراض"

اس عنوان کے تحت جو کچھ تھانوی صاحب نے لکھا ہے وہ لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کیا یہ لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے کیا یہ پڑھ کر لڑکیوں کے جذبات اُبھرے گے نہیں ؟ ۔۔۔ہم اختصار کے ساتھ درج کررہے ہیں۔

جریان، ضعف باہ اور سرعت کا بیان، حلوہ مقوی باہ اور مغلظ منی، دافع سرعت ۔۔۔ گاجر کا حلوہ، مقوی باہ مغلظ منی، دافع سرعت۔۔۔ غذا مقوی باہ اور مغلظ منی، غذا مقوی باہ مولد منی۔۔۔ غذامقوی باہ ، مولد منی۔ حلوہ مقوی باہ ومعدہ، دواکم خرچ مقوی باہ۔۔۔ معجون مقوی باہ مولد منی ۔۔۔ ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان:۔ وہ یہ ہے کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اس کا علاج یہ ہے۔۔۔ اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔۔ تیسری قسم ضعف باہ۔ کثرت احتلام۔ طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا۔۔۔ لڈو مقوی باہ، معجون نہایت مقوی باہ، خصیہ کا اوپر چڑھ جانا۔ فوطے بڑھنا۔۔ فوطے یا عضو تناسل کا درد۔۔ عضو تناسل کا ورم۔۔۔

(بہشتی زیور، صفحہ 512 تا 525، مولوی اشرف علی تھانوی، توصیف پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور، مطبع لٹل سٹار پرنٹرز)

(بہشتی زیور، صفحہ 766 تا 780، مولوی اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی، اشاعت 1987ء)

(بہشتی زیور، صفحہ 725 تا 741، مولوی اشرف علی تھانوی، اسلامک بکس سروس، 2241 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی-2)

(بہشتی زیور، ص 766، اشرف علی تھانوی، دارالاشاعت، اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، طبع اوّل 1987ء)

طوائف عورتیں تھانوی صاحب کی بہشتی زیور بہت شوق سے پڑھتی ہیں یقین نہ آئے تو ملاحظہ فرمایئے۔

طوائف عورتیں بہشتی زیور کی شوقین

بھائی اکبر علی مرحوم ایک دفعہ ریل کے سکنڈ کے درجہ سفر کر رہے تھے اتفاق سے ایک طوائف بھی اسی درجہ درجہ میں سفر کر رہی تھی جو اسی راجہ کے یہاں ایک تقریب میں رقص و سرور کے لئے جارہی تھی اس نے ان سے ان کا نام و نشان پوچھا اسی کے جواب میں جب اس نے تھانہ بھون کا نام سنا اس نے میرا نام لے کر پوچھا کہ تم اشرف علی کو بھی جانتے ہو انہوں نے کہا کہ میں ان کا بھائی ہوں یہ سن کر تختے سے نیچے اتر کر بھائی مرحوم کے قدموں میں سر رکھ دیا اور یہ کہا کہ مجھ کو ان کی زیارت کی بڑی تمنا ہے۔ان کی بہشتی زیور کتاب میرے پاس ہے اس کو میں پڑھا کرتی ہوں۔ خیر ان کی زیارت نصیب نہ ہوئی تو ان کے بھائی کی زیارت خوش قسمتی سے ہو گئی۔ بھائی مرحوم نے کہا کہ جب تم کو ان سے اس قدر عقیدت ہے اور بہشتی زیور پڑھتی ہو تو پھر بھی اس رقص و سرود کے پیشے کو نہیں چھوڑتی ہو۔ کہنے لگی کہ مجھ کو اس سے سخت نفرت ہے اب عنقریب چھوڑنے والی ہوں۔ یہ کہہ کر بھائی مرحوم سے کہا کہ میرے پاس کچھ کھانا ہے اس میں سے اگر آپ ذرا سا کھالیں تو میرا دل خوش ہو جائے گا۔ بھائی مرحوم کہتے تھے جی تم گوارا نہ کرتا تھا مگر اس کی حالت اور خلوص کو دیکھ کر دو لقمے میں نے کھا ہی لئے اللہ تعالیٰ معاف فرماویں۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ 61، ملفوظ71، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، اشاعت1416ھ)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد8، صفحہ80-81، ملفوظ71، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

یہاں تک تو ہم نے تھانوی صاحب کے فحش قصے اور بیہودہ بیہودہ باتیں بلا تبصرہ بیان فرمائیں تا کہ قارئین خود ہی دیکھ کر سمجھ جائیں ہم بیان کریں گے تو شکایت ہو گی۔

اقراری مجرم

یہاں پر ہم تھانوی صاحب کا اقراری بیان جو کہ فاحشہ عورتوں کے قصے بیان کرنے والوں کی مذمت میں ہے نقل کرتے ہیں جو تھانوی صاحب کو خود اقراری مجرم بنا کر مجرموں کے کٹہرے تک پہنچا دیتی ہے۔ تھانوی صاحب کہتے ہیں۔

"بعض لوگ مذمت کے عنوان سے فاحشہ عورتوں کے واقعات بیان کیا کرتے ہیں سو یہ بھی نہ چاہیے کیونکہ وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم ان واقعات کی بُرائی بیان کر رہے ہیں مگر اُن کے نفس کو اُن میں لذت آتی ہے اسلئے ایسے واقعات کا تذکرہ ہی نہ چاہیے"۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد10، صفحہ213، ملفوظ145، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد10، صفحہ269، ملفوظ151، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان)

مزید تھانوی صاحب کہتے ہیں۔

"مجھے خدا جانتا ہے ذرا سی بات بھی فضول ہو تو اس سے نہایت انتباض ہوتا ہے بلکہ ہنسی مذاق یہاں تک کہ فحش تک سے بھی۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص568، اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، اشاعت1417ھ)

تھانوی صاحب مزاح کرنے والوں کی مذمت میں کہتے ہیں۔

مزاح کرنے وقار ختم ہو جاتا ہے

چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ زیادہ باتیں یا زیادہ مزاح مت کرو۔ اس سے وقار جاتا رہتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ206، ملفوظ276، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 181، ملفوظ276، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاوّلیٰ 1423ھ)

یہی تھانوی صاحب فضول کلام کے متعلق ایک صاحب کے سوال کے تحت کہتے ہیں۔

فضول کلام ظلمت کا باعث۔۔۔فضول باتیں

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ فضول کلام لغو کلام عبث کلام سب ایک ہی ہیں اس سے قلب میں ظلمت پیدا ہوتی ہے نورانیت فنا ہوتی ہے باطن کی استعداد برباد ہوتی ہے اس استعداد کے ضعیف ہونے کو بعض احادیث میں موت قلب کہا گیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ قلب میں ایک نور ہوتا ہے وہ ضعیف ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ230، ملفوظ499، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد3، صفحہ 288، ملفوظ499، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت جمادی الاوّلیٰ 1423ھ)

تھانوی صاحب کے اقراری جرم کے بعد پھر تھانوی صاحب کی ذریت کس ڈھٹائی سے تھانوی صاحب کا دفاع کرتی ہے کیا کوئی ذی ہوش شخص اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمایئے کہ تھانوی کی ذریت تھانوی کا دفاع کیسے کرتی ہے۔

لطیفوں بلکہ بیہودہ بیہودہ اور فحش حکایتوں سے بھی وہ نتائج اور نصائح مستنبط فرمالیتے ہیں کہ سبحان اللہ اور یہ لطائف و حکایات و تمثیلات بھی مجمع کو رلا دیتی ہیں اور کبھی ہنسادیتی ہیں۔

(اشرف السوانح، جلد اول، ص:108، مرتبین:خواجہ عزیز الحسن مجذوب، مولانا عبد الحق، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، طباعت:سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت:ربیع الاوّل 1427ھ)

یہاں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ:۔

اندھے کو اندھیرے میں بڑھ دور کی سوجھی

تھانوی صاحب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں۔

تھانوی صاحب کا عورت کو تاڑنا

ایک مرتبہ اتفاق سے کھڑی کھل گئی اور میری نظر پڑوس کے مکان کے صحن میں بلا قصد جا پڑی تو دیکھا کہ ایک عورت جو نہایت بناؤ سنگار کیے ہوئے اور قیمتی لباس پہنے ہوئے پلنگ پر بیٹھی ہے اور سامنے ایک مرد نہایت سیاہ بد شکل میلے کچلے کپڑے پہنے کھڑا ہے مجھے تعجب ہوا کہ یہ عورت شریف مالدار معلوم ہوتی ہے جیسا کہ لباس وغیرہ سے ظاہر ہے اور ایسی بے پردگی کے ساتھ اجنبی کے سامنے موجود ہے میں نے اور دوستوں سے ذکر کیا انہوں نے کہا کہ صاحب یہاں تو رواج یہی ہے ایسے شخصوں سے یہاں پردہ بالکل نہیں ہے ان کو پردہ کے قابل نہیں خیال کیا جاتا۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد18، صفحہ85، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر1425ھ)

اس واقعہ میں ادنی سے بھی غور کیا جائے تو یہ غیر ارادی اور بلاقصد نظر نہیں تھی اگر ایسا ہے تو پھر تھانوی صاحب کی ایک بلاقصد نظر میں کتنے ہی شبہات کو جنم لے رہے ہیں وہ ہم قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ ہم فحش اور بیہودہ واقعات کو بلاتبصرہ بیان کرنے کا تہیہ کرر کھا ہے۔

آخر میں گزارش ہے کہ ہو سکتا ہے دیوبندی جماعت کے لوگ اس بات کی تاویل کریں کہ یہ مذکورہ بالا حکایت وغیرہ تو تھانوی صاحب نے ضمناً واقعوں میں بیان کی ہیں صرف سمجھانے کیلئے۔ بس اِسی بات پر ہم آپ کے ضمیر سے فیصلہ چاہیں گے کہ کیا اس تاویل کے باوجود یہ واقعات فحش و بے حیائی میں داخل نہیں؟ جبکہ تھانوی صاحب کو خود اقرار ہے تو مذکورہ بالا احادیث کے مطابق بے حیا اور فحش بکنے والے کی بُرائی آئی ہے تو کیا موصوف اس وعید سے باہر نکل سکتے ہیں؟ بقول تھانوی۔

کبھی بے خبری اور بے حیائی سے صغیرہ سے کبیرہ صادر ہو جاتا ہے اور وہ سبب کفر کا بن جاتا ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت المعروف الافاضات الیومیہ، جلد22، صفحہ22، مولوی اشرف علی تھانوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ ملتان، طباعت: سلامت اقبال پریس ملتان، اشاعت صفر المظفر1422ھ)

اس شعر کے ساتھ اجازت چاہیں گے کہ:۔

دیکھیں تو جائیں گے وہ کہاں ہم سے بھاگ کر
منہ ڈھانپ کر جو مجلس یاراں سے چل دیئے

غیر مطبوعہ کتب

ایک حدیث تین باتیں
ایک حدیث ایک بات تین تاکید
درود شریف
حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پیدائش مولیٰ کی دھوم
میلاد قرآن وحدیث کی روشنی میں
میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
بے مثل ولازوال محبت
شان عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم
عقائد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
ایمان کی بنیاد
اصلی چہرے
انگریز کے ایجنٹ کون؟
ننگے سر نماز
پاکستان کے مخالف علماء
حکیم الامت کی فحش باتیں
زمین ساکن ہے
بے ادبیاں اور گستاخیاں
راہ ہدایت
کیا جہاد قسطنطیہ میں یزید شریک تھا؟
نماز کی باتیں
باطل اپنے آئینے میں
تحریک پاکستان اور معارف رضا

وہابی جہاد کی حقیقت
وسیلہ کا ثبوت
علماء دیوبند کا دوغلہ پن
دیوبندی کرتوت کے چند نمونے
حکیم الامت کے ڈھنگ نرالے
جہاد یا فساد
خوابوں کی کہانی
ایک چہرہ دوروپ
مشابہت
تقویۃ الایمان کا جائزہ
مودودیت کیا ہے؟
شب برات ایک عظیم رات